قادیانی نبوت

(پیغام محمدیت بجواب پیغام احمدیت)

حضرت مولانا عتیق الرحمٰن چنیوٹیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ!

برادران ملت: اسلامیان پاکستان یہ امر اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ مملکت خداداد پاکستان کی تعمیر و بقاء، وحدت و اتحاد پر ہی موقوف ہے اور جو گروہ یا فرقہ اس کے خلاف قدم اٹھائے گا۔ وہ غدار ملک و ملت اور دشمن اسلام ہے۔ خواہ مغربی امپیریل ازم کی ''خود کاشتہ'' نبوت ہی کیوں نہ ہو۔ بقول نقاش پاکستان حضرت اقبالؒ۔

ہے زندہ فقط وحدت افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد

تاریخ اسلام کی روشنی میں ہمارا خیال تھا کہ قیام پاکستان کے بعد وحدت و اتحاد کے بدترین دشمن اور برساتی فتنے خود بخود دب جائیں گے یا کم از کم نزاکت وقت کے ماتحت خاموش ہو جائیں گے۔ مگر آہ! کس قدر مقام افسوس ہے کہ آج جب کہ پاکستانی مسلمان، ملکی مصائب و مشکلات میں گھرا ہوا ہے اور اس کی تمام تر توجہات کا مرکز دفاع پاکستان کی طرف منعطف اور مبذول ہے۔ قادیانی فرقہ بدستور اپنی مخصوص سرگرمیوں میں مصروف ہے اور امت محمدیہ کو اسلام مقدس کی تعلیم صحیحہ اور عقائد حقہ سے ہٹا کر نبوت جدیدہ کی دعوت دینے میں مبتلا ہے۔ دراصل قادیانی فرقہ کو بعض عارضی وجوہات کی بناء پر سخت غلط فہمی ہوگئی کہ اب مذہبی ڈاکہ زنی کے لئے ہمارے لئے میدان بالکل خالی ہے۔ لہٰذا خانہ ساز نبوت کی نشر و اشاعت خوب دل کھول کر کریں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہماری چشم پوشی یا خاموشی محض نو پیدا شدہ حالات کے ماتحت تھی۔ ورنہ ہم اس ''مقدس فرقہ'' کی ان صداقت سوز حرکات سے غافل نہیں ہیں۔

مرزا محمود احمد امام جماعت مرزائیہ کا تازہ مضمون بعنوان ''احمدیت کا پیغام''

حضرات! ہر چند ہم نے صبر و تحمل سے کام لیا اور خاموش رہے۔ مگر قادیانی فرقہ کی موجودہ تیز تر ایمان سوز نقل و حرکت بالخصوص خلیفہ محمود احمد قادیانی کے تازہ شائع شدہ مضمون نے ہمیں مدافعانہ قدم اٹھانے پر مجبور کر دیا۔ اگرچہ ہم اس جواب دینے میں بھی موجودہ حالات کی روشنی میں ایک گونہ قلبی تکلیف محسوس کر رہے ہیں۔ مگر یہ امر کہ باطل کھلے بندوں اپنے ضلالت آمیز خیالات و عقائد کی نشر و اشاعت کرے اور حق ساکت و خاموش رہے۔ ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔

فرزندان اسلام کے لئے مقام عبرت

خلیفہ صاحب کے تازہ مضمون "احمدیت کا پیغام" کی قادیانی جماعت میں اہمیت اور اس مضمون کی مسلمانوں میں تقسیم واشاعت کی صحیح تعداد خود مرزائی آرگن "الفضل" کی زبان سے ہی سنئے اور خدارا عبرت حاصل کیجئے کہ ہماری دین حقہ سے غفلت شعاری ہماری، مذہبی دنیا پر کیا اثرات مرتب کر رہی ہے اور اہل باطل کس شاطرانہ طریق پر مار آستین بن کر مسلمانوں کی متاع ایمان لوٹ رہے ہیں۔

ذرا اس اعلان مضمون پر ہی توجہ فرمائیں۔

اعلان اوّل...... "مورخہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۴۸ء کو جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے سالانہ جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کا جو خاص مضمون سید ولی اللہ شاہ نے پڑھ کر سنایا۔ وہ شائع کیا جاتا ہے۔ یہ مضمون ٹریکٹ کی صورت میں بھی صیغہ نشر واشاعت سے مل سکتا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ منگوا کر مسلمانوں میں تقسیم کریں۔" (اخبار الفضل مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۴۸ء)

اعلان دوم...... "حضرت خلیفۃ المسیح کا خاص مضمون "احمدیت کا پیغام" جو دس ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا تھا۔ قریباً ختم ہو چکا ہے۔ مزید تین چار روز تک تیار ہو جائے گا۔ احباب جماعت کو اس کی اشاعت کے سلسلہ میں خاص جدوجہد کرنی چاہیئے۔ ہر احمدی کو نہ صرف خود اس مضمون سے واقف ہونا چاہیئے۔ بلکہ ہر "غیر احمدی" تک یہ پیغام پہنچانا چاہیئے۔ قیمت حسب ذیل ہے۔" (الفضل مورخہ ۲۴ر نومبر ۱۹۴۸ء ص ۹)

احمدی و غیر احمدی کی خانہ ساز اصطلاح

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

خدا کی قدرت! انقلاب ایام کی پر ضلالت میں اہل فتن کی دجل آمیزی اور کور چشمی دیکھئے کہ امت محمدیہ جو کہ بنص قرآن حضرت احمدؐ سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں اور امت محمدیہ ان کی مصدق اور غلام ہے۔ آج بقول امت مرزائیہ "غیر احمدی" بن گئی اور مرزائی امت جو کہ مرزا قادیانی کی پیروکار ہے۔ احمدی اس کو کہتے ہیں۔

بر عکس نہند نام زنگی کافور

حالانکہ اسمی مناسبت کے اعتبار سے زیادہ سے زیادہ قادیانی فرقہ کو مرزائی یا غلمدی کہلانا چاہیئے۔

برادران ملت: آپ نے غور فرمایا کہ قادیانی فرقہ نے خلیفہ صاحب کے اس مضمون کی صرف ۱۴،۱۵ یوم میں دس ہزار سے زائد تقسیم واشاعت کی اور ابھی اس کی اشاعت کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ بلکہ جاری ہے۔ آہ! نہ معلوم یہ نام نہاد مضمون کس قدر سادہ لوح مسلمانوں کے تزلزل وارتداد کا موجب ہوا ہوگا۔ پناہ بخدا۔

الٰہی خیر دور فتنۂ آخر زماں آیا
رہے ایمان و دیں سالم کہ وقت امتحاں آیا

''اللّٰھم انی اعوذ بك من شر فتنة المسیح الدجال (مشکوٰۃ ص۲۱۶، باب الاستعاذۃ)'' ﴿اے اللہ مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے میں پناہ مانگتا ہوں۔﴾

''پیغام محمدیت'' بجواب ''پیغام احمدیت''

حضرات! اب ذیل میں آپ کے سامنے جناب خلیفہ صاحب کے مضمون کا جواب پیش کیا جاتا ہے اور پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ عقائد مرزائیت پر جملہ مندرجہ عبارات بالکل صحیح اور مصدقہ ہیں۔ مصنف ''پیغام احمدیت'' کی طرح تبدیلیٔ ہوا کے ماتحت کتمان حقیقت اور اخفائے عقائد سے کام نہیں لیا گیا۔ چونکہ ہمارا مقصد وحید، محض احقاق حق اور ابطال باطل ہے۔ ''وما ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللّٰہ''

پیغام احمدیت: ''احمدیت کیا ہے اور کس غرض سے اس کو قائم کیا گیا ہے۔ یہ ایک سوال ہے۔ ناواقفوں کے سوالات بہت سطحی ہوتے ہیں۔ بوجہ عدم علم کے بہت سی باتیں وہ اپنے خیال سے ایجاد کر لیتے ہیں...... بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدیت ایک نیا مذہب ہے اور احمدیوں کا بھی کوئی نیا کلمہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ احمدیت کوئی نیا مذہب ہے اور نہ مذہب کے لئے کسی کلمہ کی ضرورت ہوتی ہے۔'' (ص۳،۴)

پیغام محمدیت: افسوس کہ خلیفہ صاحب نے اس بیان میں اس قدر اخفائے عقائد اور مغالطہ دہی سے کام لیا ہے کہ جس کی کوئی انتہاء نہیں۔ اصل میں قادیانی اصحاب کو خلیفہ صاحب کے اس مضمون کا نام ''احمدیت کا پیغام'' نہیں رکھنا چاہئے تھا۔ بلکہ ملکی حالات کی تبدیلی کے ماتحت اپنی سابقہ مذہبی روایات کے پیش نظر اس الہامی مضمون کا نام ''احمدیت نئے روپ میں'' یا ''پاکستان میں احمدیت کا جدید ایڈیشن'' ہونا چاہئے تھا۔ جو کہ مضمون کی ظاہری اور باطنی مناسبت کے لحاظ سے موزوں تھا۔

ہاں صاحب مرزائیت کیا ہے۔ یہ ایک سوال ہے۔

۱...... لہٰذا تاریخ اسلامیہ کی روشنی میں اور حضرت خاتم الانبیاء مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمودہ پیش گوئیوں کے مطابق اس سوال کا تحقیقی اور اصلی جواب یہ ہے کہ مرزائیت گزشتہ مدعیان نبوت کاذبہ کی ایمان ربا تحریک کی روحانی اور معنوی اعتبار سے ایک ظلی اور بروزی شاخ ہے۔

۲...... اور انگریز عیار نے اس غرض سے اپنے ظل عاطفت میں مرزائیت کو قائم کیا۔ تاکہ مسلمانان عالم کی وحدت ملی کو پاش پاش کیا جائے اور مسلمانوں میں افتراق پیدا کر کے ان کے مذہبی وسیاسی اثر ورعب کو نقصان پہنچایا جائے۔ چنانچہ نقاش پاکستان حضرت اقبالؒ حکمت افرنگ کے ناپاک اغراض ومقاصد کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تفریق ملل حکمت افرنگ کا مقصود
اسلام کا مقصود فقط ملت آدم

باقی رہا یہ سوال کہ آیا فی الواقعہ "قادیانی نبوت" نے انگریز بہادر کے زیر سایہ نشوونما پائی، مرزائیت پر ہمارا یہ کوئی بہتان نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جس کا خود بانی احمدیت مرزا غلام احمد قادیانی کو دلی اعتراف ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی تمام ممالک اسلامیہ کی مذمت اور انگریزی حکومت کی تعریف کرتے ہوئے اپنی کتب میں فرماتے ہیں۔

۳......

تاج وتخت ہند قیصر کو مبارک ہو مدام
ان کی شاہی میں میں پاتا ہوں رفاہ روزگار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۱۴۱)

۴...... "اے مخدومہ ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند ہم عاجزانہ ادب کے ساتھ تیرے حضور میں کھڑے ہوکر عرض کرتے ہیں۔" (تحفہ قیصرہ ص۲۵، خزائن ج۱۲ ص۲۷۷)

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من

(علامہ اقبالؒ)

۵...... "میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا...... اور اس طرح خدمات میں مشغول رہا۔ یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت کا وقت آ گیا۔ اگر ہم اس کی خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سمانہ سکیں اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں۔ پھر جب میرا باپ

وفات پا گیا۔ تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا، اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسے ہی اس کے شامل حال ہوگئیں۔ جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں...... پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی۔ لیکن میں صاحب مال نہیں تھا...... سو میں اس کی مدد کے لئے اپنے قلم اور ہاتھ سے اٹھا اور میں نے یہ عہد کیا کہ کوئی کتاب بغیر اس کے تالیف نہیں کروں گا۔ جو کہ اس میں احسانات قیصرۂ ہند کا ذکر نہ ہو۔''

(نور الحق حصہ اوّل ص ۲۸، خزائن ج ۸ ص ۳۸، ۳۹)

۶...... ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔''

(تریاق القلوب ص ۲۷، خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۵)

جن پچاس الماریوں پر تھا غلام احمد کو ناز
حشر ان کا کاتب تقدیر کے دفتر میں ہے

(مولانا ظفر علی خانؒ)

۷...... ''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں۔ یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے...... اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔'' (شہادت القرآن ص ۸۴، ۸۵، خزائن ج ۶ ص ۳۸۰، ۳۸۱)

۸...... ''اس محسن گورنمنٹ کا...... مجھ پر سب سے زیادہ شکر واجب ہے...... کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں۔ ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے۔ اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔'' (تحفہ قیصریہ ص ۳۱، ۳۲، خزائن ج ۱۲ ص ۲۸۳، ۲۸۴)

۹...... ''میرا یہ دعویٰ ہے کہ تمام دنیا میں گورنمنٹ برطانیہ کی طرح کوئی دوسری ایسی گورنمنٹ نہیں۔ جس نے زمین پر امن قائم کیا ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے تحت میں اشاعت کر سکتے ہیں۔ یہ خدمت ہم مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی ہرگز بجا نہیں لا سکتے۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۶، خزائن ج ۳ ص ۱۳۰)

"دجال مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں داخل نہیں ہوسکتا۔"

(ازالہ اوہام ص ۸۴۲، خزائن ج ۳ ص ۵۵۷)

۱۰...... "میری اور میری جماعت کی پناہ یہ سلطنت ہے۔ یہ امت جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے۔ نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔ پھر میں خود اپنے آرام کا دشمن بنوں۔ اگر اس سلطنت کے بارے میں کوئی باغیانہ منصوبہ دل میں مخفی رکھوں اور جو لوگ مسلمانوں میں سے ایسے بدخیال جہاد اور بغاوت کے دلوں میں مخفی رکھتے ہوں۔ میں ان کو سخت نادان بدقسمت ظالم سمجھتا ہوں۔ کیونکہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔"

(تریاق القلوب ص ۲۸، خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۶)

نوٹ: برادران ملت، برطانوی سامراج کی بدولت احیائے اسلام اور دوبارہ زندگی کی حکایات وبرکات، عراق، بغداد، مصر، ایران، سوڈان، فلسطین اور ترکی سے پوچھو۔ اسلام اور عیسائیت دو متضاد اور متخالف قوتیں ہیں۔ دونوں میں ہمیشہ حق وباطل کی ٹکر رہی۔ صلیبی جنگوں کے واقعات اوراق تاریخ میں موجود ہیں۔ حضرت اقبالؒ نے مرزا قادیانی کے متعلق درست فرمایا۔

گفت دیں را رونق از محکومی است
زندگانی از خودی محرومی است

۱۱...... الہام[۱] مرزا: "خدا ایسا نہیں ہے کہ اس گورنمنٹ کو کچھ تکلیف پہنچائے۔ حالانکہ تو ان کی عملداری میں رہتا ہے۔ جدھر تیرا منہ خدا کا اسی طرف منہ ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ مجھے اس گورنمنٹ کی پر امن سلطنت اور ظل حمایت میں دل خوش ہے اور اس کے لئے میں دعا میں مشغول ہوں۔ کیونکہ میں اپنے اس کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں۔ نہ مدینہ[۲] میں، نہ روم میں، نہ شام میں، نہ ایران میں، نہ کابل میں[۳] مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں...... غرض میں گورنمنٹ کے لئے بہ منزلہ حرز سلطنت ہوں۔"

(تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۶۹، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۳۷۰)

۱؎ محکوم کے الہام سے اللہ بچائے...... غارت گر اقوام ہے وہ صورت چنگیز (علامہ اقبالؒ)

۲؎ "کیونکہ مکہ معظمہ خانہ خدا کی جگہ اور مدینہ منورہ رسول اللہ کا پایہ تخت ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۶۴، خزائن ج ۳ ص ۱۳۴)

۳؎ چونکہ یہ تمام اسلامی حکومتیں ہیں۔ اس لئے وہاں نبوت باطلہ کی کوئی دوکان نہیں چل سکتی۔

یعنی انگریزی حکومت کے لئے میں نظر بنو ہوں۔ مگر اب تو یہ نظر بنو بالکل بیکار اور غیر مؤثر ہو کر رہ گیا۔ اب اس کے باقیات نے سرزمین پاکستان میں ورود ونزول فرمایا ہے۔ خدا خیر کرے۔

۱۲...... "میں دیکھتا ہوں کہ بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں۔ جن سے بغاوت کی بو آتی ہے...... اس لئے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں...... نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں۔ جو ۲۶ برس سے تقریری وتحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں۔ یعنی کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں۔ کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔ ان کی ظل حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔ خدا کی مصلحت نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا۔ تاکہ یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہو کر...... ترقی کرے۔ کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تم سلطان روم کی عملداری میں رہ کر یا مکہ اور مدینہ ہی میں اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں کے حملوں سے بچ سکتے ہو۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ایک ہفتہ میں ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے۔ کیا تمہیں کچھ توقع ہے...... کہ تمہیں اسلامی سلاطین کے ماتحت کوئی خوشحالی میسر آئے گی۔ بلکہ تم تمام اسلامی علماء کے فتوؤں کے رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو...... سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانا کہاں ہے۔ ایسی سلطنت کا نام تو بھلا لو۔ جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لے گی۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے۔ کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو...... تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو اور تمہیں قتل کرنا اور تمہارا مال لوٹ لینا اور تمہاری بیویوں پر جبر کر کے اپنے نکاح میں لے آنا اور تمہاری میت کی توہین کرنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دینا، نہ صرف جائز بلکہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں۔ جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو...... سو انگریزی حکومت تمہارے لئے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لئے ایک برکت ہے...... تمہارے مخالف جو مسلمان ہیں۔ ہزار ہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں۔ ظاہر

ہے کہ انگریز کس انصاف کے ساتھ ہم سے پیش آتے ہیں۔ یاد رکھو کہ اسلام میں جو جہاد کا مسئلہ ہے۔ میری نگاہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

(تبلیغ رسالت ج ۱۰ص ۱۲۳، مجموعہ اشتہارات ج ۳ص ۵۸۱، ۵۸۴)

حضرت اقبالؒ نے بالکل ٹھیک فرمایا۔

دولت اغیار را رحمت شمرد
رقصہا گرد کلیسا کرود مرد

یعنی مرزا قادیانی نے غیر اسلامی سلطنت حکومت نصاریٰ کو رحمت شمار کیا اور تمام عمر صلیب کے گرد ناچ کیا اور مر گیا۔ کیا اسی کا نام قتل دجال اور کسر صلیب ہے۔

۱۳...... "اگر گورنمنٹ برطانیہ کی اس ملک ہند میں سلطنت نہ ہوتی تو مسلمان مدت سے (اس کو) ٹکڑے ٹکڑے کر کے معدوم کر دیتے۔" (ایام الصلح ص ۲۶، خزائن ج ۱۴ص ۲۵۵)

۱۴...... "کیسی عافیت اور امن کی گورنمنٹ کے زیر سایہ ہم رہتے ہیں۔ جس نے ایک ذرہ مذہبی تعصب ظاہر نہیں کیا...... کوئی یہ ظاہر کرے کہ میں مجدد وقت ہوں یا ولی ہوں یا قطب ہوں یا مسیح ہوں یا مہدی ہوں۔ اس سے اس عادل گورنمنٹ کو کچھ سروکار نہیں۔ بجز اس صورت کے کہ وہ (مدعی) خود ہی طریق اطاعت کو چھوڑ کر باغیانہ خیالات میں گرفتار ہو۔"

(ضمیمہ رسالہ جہاد ص ۲، خزائن ج ۱۷ص ۲۴)

نوٹ: برادران ملت! جناب خلیفہ صاحب کا یہ بیان کہ "احمدیت کیا ہے اور کس غرض سے اس کو قائم کیا گیا ہے۔" ہم مندرجہ بالا سطور میں خود مرزا قادیانی کی تحریرات سے اس کا مختصر جواب دے چکے اور وہ حقیقت افروز جواب ہے جو کہ ہم سے کئی سال پیشتر نباض مشرق، مفکر اسلام، نقاش پاکستان، حکیم الامت حضرت اقبالؒ قادیانیت کے متعلق بیان فرما چکے ہیں۔

چنانچہ علامہ اقبالؒ "قادیانی اور جمہور مسلمان" کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں:

"قادیانیوں اور جمہور مسلمانوں کی نزاع نے نہایت اہم سوال پیدا کیا ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے حال ہی میں اس کی اہمیت کو محسوس کرنا شروع کیا ہے...... ہندی مسلمانوں نے قادیانی تحریک کے خلاف جس شدت احساس کا ثبوت دیا ہے۔ وہ جدید اجتماعیات کے طالبعلم پر بالکل واضح ہے...... نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے ختم نبوت کے تمدنی پہلو پر کبھی غور نہیں کیا اور مغربیت کی ہوا نے اسے حفظ نفس کے جذبہ سے بھی عاری کر دیا ہے۔ بعض ایسے ہی نام نہاد تعلیم

یافتہ مسلمانوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کو رواداری کا مشورہ دیا ہے۔ اگر سر ہربرٹ ایمرسن مسلمانوں کو رواداری کا مشورہ دیں تو میں انہیں معذور سمجھتا ہوں۔ کیونکہ موجودہ زمانے کے ایک فرنگی کے لئے اتنی گہری نظر پیدا کرنی دشوار ہے کہ وہ ایک مختلف تمدن رکھنے والی جماعت کے اہم مسائل کو سمجھ سکے...... ہندوستان میں کوئی مذہبی سٹے باز اپنی اغراض کی خاطر ایک نئی جماعت کھڑی کر سکتا ہے اور یہ لبرل حکومت اصل جماعت کی وحدت کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کرتی۔ بشرطیکہ یہ مدعی اسے اپنی اطاعت اور وفاداری کا یقین دلا دے اور اس کے پیرو حکومت کے محصول ادا کرتے رہیں۔ اسلام کے حق میں اس پالیسی کا مطلب ہمارے شاعر عظیم اکبر نے اچھی طرح بھانپ لیا تھا۔" جب اس نے اپنے مزاحیہ انداز میں کہا۔

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ
انا الحق کہو اور پھانسی نہ پاؤ

(حرف اقبال ص ۱۲۱ تا ۱۲۵)

پیغام احمدیت: خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ: "ناواقفوں کے سوالات بہت سطحی ہوتے ہیں۔ بوجہ عدم علم کے بہت سی باتیں وہ اپنے خیال سے ایجاد کر لیتے ہیں۔" (ص ۴)

پیغام محمدیت: جواباً گذارش ہے کہ خلیفہ صاحب اور آپ کی خود ساختہ آل و امت دیگر حضرات کے متعلق تو بوجہ عدم علم وغیرہ کے فریب دہ الفاظ کہہ کر عوام الناس کو کسی حد تک غلط فہمیوں میں مبتلا کر سکتی ہے۔ مگر ایک سابقہ مرید واقف کار کے متعلق تو یہ جرأت نہیں کر سکتی۔ جناب خلیفہ صاحب اور آل مرزائیت جانتی ہے کہ میں قادیانی جماعت میں شامل رہا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح قادیانی جماعت کا ایک عرصہ تک نمک کھایا اور بدقسمتی سے گرفتار ضلالت ہو کر مبلغ جماعت کی حیثیت سے کام بھی کرتا رہا۔ دوران ملازمت میں مرزائیت کے ہر نشیب و فراز کو دیکھا اور قادیانی امت کے اندرونی و بیرونی اعمال و افعال اور عقائد کا بخوبی محاسبہ کیا۔ بالآخر فضل خداوندی شامل حال ہوا، اور کامل تحقیقات و معلومات کے بعد اس ہادیٔ مطلق، مقلب القلوب نے محض اپنے مخصوص فضل و کرم کے ساتھ مرزائی مذہب سے توبہ کی توفیق عنایت فرمائی۔

بے حجابی سے تیری ٹوٹا نگاہوں کا طلسم
اک ردائے نیلگوں کو آسماں سمجھا تھا میں

اب ترک مرزائیت اور قبول حق کے بعد تمام مرزائی امت کو میری جانب سے مخلصانہ اور ہمدردانہ یہی پیغام ہے کہ۔

کر بلبل وطاؤس کی تقلید سے توبہ
بلبل فقط آواز ہے طاؤس فقط رنگ

لہٰذا میں "عقائد مرزائیت" کے باب میں جس قدر حوالہ جات پیش کروں گا۔ وہ تمام تر مرزائی امت کے مسلمات میں سے ہوں گے۔ میں تعلیم اسلام کی رو سے کسی مذہب وفرقہ کی طرف بے ثبوت، غلط، بے بنیاد، بے اصل، بے حقیقت بات منسوب کرنا نہ صرف گناہ بلکہ گناہ عظیم سمجھتا ہوں۔ غلط بیانی، اختراع، افتراء، تصنع، تاویل باطل، مغالطہ بازی، فریب دہی۔ یہ مرزائی امت کا حصہ ہے۔ چونکہ مذہب اسلام کی پاکیزہ بنیاد مذہب مرزائیہ کی طرح خانہ ساز استدلال اور رکیک تاویلات پر نہیں ہے۔ بلکہ قرآن وحدیث کی مقدس روشنی میں ایمانی حقائق اور آسمانی دلائل وبراہین پر ہے۔ خداوند عالم نے مجھ گمراہ شدہ مسکین کو اسی دولت اسلام اور نور ہدایت سے معمور ومنور فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ!

مرزائی امت کا جدید دین ومذہب

ہم پیروئ قیس نہ فرہاد کریں گے
کچھ طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

مرزا قادیانی مسلمانوں کے خلاف حکومت برطانیہ کی بارگاہ میں اپنے جدید مذہب وفرقہ کا تعارف کرتے ہوئے ایک بیان دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ:

۱۵...... "ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا امام اور پیر یہ راقم ہے۔ پنجاب ہندوستان کے اکثر شہروں میں پھیلتا جاتا ہے...... میں نے قرین مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ جدیدہ اور نیز اپنے تمام حالات سے جو اس فرقہ کا پیشوا ہوں۔ حضور لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ کو آگاہ کروں اور یہ ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ ہر ایک فرقہ جو ایک نئی صورت سے پیدا ہوتا ہے۔ گورنمنٹ کو حاجت پڑتی ہے کہ اس کے اندرونی حالات دریافت کرے اور بسا اوقات ایسے نئے فرقے کے دشمن جن کی عداوت اور مخالفت ایک نئے فرقے کے لئے ضروری ہے۔ گورنمنٹ میں خلاف واقعہ خبریں پہنچاتے ہیں...... گورنمنٹ تحقیق کرے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ہزاروں مسلمانوں نے جو مجھے اور میری جماعت کو کافر قرار دیا...... میں دعوے سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان دیتا ہوں کہ باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اوّل درجے کا وفادار اور جان نثار یہی فرقہ ہے۔ جس کے اصولوں میں سے کوئی اصول گورنمنٹ کے لئے خطرناک نہیں۔ میں

گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جس کا میں پیشوا اور امام ہوں..... گورنمنٹ کے لئے ہرگز خطرناک نہیں۔ غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ ہے اور مورد مراحم گورنمنٹ ہیں..... سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار اور جاں نثار ثابت کر چکی ہے..... اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط۔ تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔" (تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۷ تا ۱۹، خزائن ج ۱۳ ص ۸ تا ۲۱)

(سرکار دی خیر، جڑاں ہریاں، اللہ دی امان۔ یہ نبوت ہو رہی ہے)

۱۶..... بیان خلیفہ صاحب "حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف حیات مسیح اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریمؐ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ غرضیکہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔" (خطبہ خلیفہ قادیان الفضل مورخہ ۳۰ رجولائی ۱۹۳۱ء)

۱۷..... خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ: "تم ایک برگزیدہ نبی (مرزا قادیانی) کو مانتے ہو اور تمہارے مخالف (مسلمان) اس کا انکار کرتے ہیں۔ حضرت صاحب کے زمانے میں ایک تجویز ہوئی کہ احمدی غیر احمدی مل کر تبلیغ کریں۔ مگر حضرت صاحب نے فرمایا کہ تم کون سا اسلام پیش کرو گے۔ کیا جو خدا نے نشان دیئے جو انعام خدا نے تم پر کیا۔ وہ چھپاؤ گے۔"

(آئینہ صداقت ص ۵۳)

۱۸..... قادیانی مذہب کا اسلام: عبداللہ نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ایک مشن قائم کیا۔ بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ مسٹر دیپ نے امریکہ میں ایسی اشاعت شروع کی۔ مگر آپ (مرزا قادیانی) نے ان کو پائی کی مدد نہ کی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس اسلام میں آپ (مرزا قادیانی) پر ایمان لانے کی شرط نہ ہو اور آپ کے سلسلہ کا ذکر نہیں۔ اسے آپ اسلام ہی نہ سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفہ اوّل (حکیم نوردین) نے اعلان کیا تھا کہ ان (مسلمانوں) کا اسلام اور ہے اور ہمارا اسلام اور ہے۔ (الفضل مورخہ ۳۱ ردسمبر ۱۹۱۴ء)

۱۹..... بیان خلیفہ صاحب "حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ ان (مسلمانوں)

کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور ہے۔ ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور۔ ہمارا حج اور ہے ان کا اور، اور اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے؟" (الفضل مورخہ ۲۱ راگست ۱۹۱۷ء ص ۸)

۲۰...... "جب کوئی مصلح آیا تو اس کے ماننے والوں کو نہ ماننے والوں سے علیحدہ ہونا پڑا۔ اگر تمام انبیاء کا یہ فعل قابل ملامت نہیں اور ہرگز نہیں تو مرزا غلام احمد قادیانی کو الزام دینے والے انصاف کریں کہ اس مقدس ذات پر الزام کس لئے؟ پس آج قادیان سے بلند ہونے والی آواز اسلام کی آواز ہے۔" (الفضل مورخہ ۲۷ رمئی ۱۹۲۰ء)

۲۱...... "(دین مرزا) اللہ تعالیٰ نے اس آخری صداقت کو قادیان کے ویرانہ میں نمودار کیا اور حضرت مسیح موعود کو فرمایا کہ جو دین تو لے کر آیا ہے۔ اسے تمام دیگر ادیان پر غالب کروں گا۔" (الفضل مورخہ ۳ رفروری ۱۹۳۵ء)

۲۲...... مرزائی امت کے حصے: مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔ "میری امت کے دو حصے ہوں گے۔ ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے۔ دوسرے وہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گے۔" (مندرجہ الفضل مورخہ ۲۶ رجنوری ۱۹۱۶ء، ص ۱۰)

مرزائی امت کا کلمہ

برادران اسلام: یہ حقیقت ہے کہ کلمہ طیبہ میں اسم محمد سے صرف حضرت محمد عربیؐ ہی کی ذات مخصوص مراد ہے اور اہل اسلام جب کلمہ پڑھتے ہیں تو ان کے تصورات ایمانی میں بلا شرکت غیرے حضرت محمد عربیؐ ہی کی ذات مقدس متصور اور موجود ہوتی ہے۔ مگر اس کے برعکس مرزائی امت اپنی مذہبی تعلیمات کے مطابق مفہوم کلمہ میں اپنے رسول کی شرکت کی زیادتی بھی کرتی ہے۔ حالانکہ مذہب اسلام اس دوئی اور شرکت کو کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ حضرت اقبالؒ فرماتے ہیں۔

باطل دوئی پسند ہے حق لا شریک ہے
شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول

۲۳...... مرزا قادیانی کا اعلان کہ محمد رسول اللہ میں ہوں۔ چنانچہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ: "میری نسبت یہ وحی اللہ ہے۔ "محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینهم" اس وحی اللہ میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

نوٹ: حالانکہ یہ قرآن مجید سورۂ فتح کی آیت ہے اور خداوند عالم نے صاحب قرآن ہی کو اس آیت میں محمد رسول اللہ فرمایا ہے۔

۲۴...... اس کے بعد مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین جن کو مرزا قادیانی نے الہامی طور پر قمر الانبیاء کا خطاب بھی دے رکھا ہے۔ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: "مسیح موعود کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی۔" (کلمۃ الفصل ص ۱۵۸)

۲۵...... ہم پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ: "اگر نبی کریمؐ کے بعد مرزا بھی ایسے نبی ہیں کہ ان کا ماننا ضروری ہے تو پھر مرزا قادیانی کا کلمہ کیوں نہیں پڑھا، اس کا جواب یہ ہے...... کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔ پس جب بروزی رنگ میں مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہی ہیں۔ جو دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ تو ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا پھر یہ سوال اٹھ سکتا تھا۔"

(کلمۃ الفصل ص ۱۵۷، ۱۵۸)

نوٹ: بقول امت مرزائیہ ثابت ہوگیا کہ مسیح موعود یعنی مرزائے آنجہانی، خود محمد رسول اللہ ہیں۔ اس لئے مرزائی امت کو کلمہ شریف کے لئے الفاظ جدید کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ البتہ مرزا قادیانی کی آمد کی وجہ سے کلمہ کے مفہوم میں ضرور تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔ پناہ بخدا!

مرزائی امت کا خدا اور اس کے اسماء وصفات

مرزائی امت کا خدا اور اس کے اسماء وصفات مندرجہ ذیل ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی کہتے ہیں:

۲۶...... "مجھے الہام ہوا۔" ربنا عاج "ہمارا رب عاجی ہے۔ اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔" (براہین احمدیہ ص ۵۵۵، خزائن ج ۱ ص ۶۶۲)

(عاج کے معنی ہیں۔ استخوان فیل، ہاتھی دانت، سرگین، گوبر۔ منتخب اللغات!)

۲۷...... خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ: "یلاش خدا کا ہی نام ہے۔ یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک میں نے اس کو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا اور نہ ہی کسی لغت کی کتاب میں دیکھا ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۶۹، خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۳)

۲۸...... "انی انا الصاعقة میں ہی صاعقہ ہوں۔ یہ اللہ کا نیا اسم ہے۔ آج تک کبھی نہیں سنا۔" (تذکرہ ص ۷۴۴ طبع ۳)

۲۹...... مجھے الہام ہوا۔ "اخطی واصیب" اس وحی کے ظاہری الفاظ یہ معنی رکھتے ہیں کہ میں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی۔ کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۶)

۳۰...... خدا نے مجھے کہا: "انت منی بمنزلة ولدی" تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

۳۰...... "انت منی بمنزلة اولادی" تو مجھ سے ایسے ہے جیسے اولاد۔

(دافع البلاء ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۷)

۳۱...... "الہام ہوا۔ بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے۔ یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے۔ مگر تجھ میں حیض نہیں۔ بلکہ وہ (حیض) بچہ ہو گیا ہے۔ جو بمنزلہ اطفال اللہ کے ہے۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱)

۳۲...... "وہ (خدا) فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔"

(تجلیات الٰہیہ ص ۴، خزائن ج ۲۰ ص ۳۹۶)

۳۳...... "اس زمانہ میں اگر خدا سنتا ہے تو بولتا کیوں نہیں۔ کیا خدا کی زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۴، خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲)

۳۴...... "رائیتنی فی المنام عین اللہ" میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

نوٹ: کیا یہ وہی وحدہ لاشریک خدا ہے۔ جس کا تذکرہ خلیفہ صاحب نے مضمون "پیغام احمدیت ص ۸ پر کیا ہے۔ کیا قرآن وحدیث میں اس قسم کے خدا کا کوئی ثبوت ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ یاد رہے کہ مقام نبوت میں مرفوع القلم اشخاص کے غیر اختیاری اقوال ہمارے لئے شرعی حجت نہیں۔ چنانچہ غیر انبیاء کے اس قسم کے کلمات کے متعلق مرزا قادیانی بھی کہتے ہیں۔

۳۵...... "ان کے ان کلمات کی پیروی جائز نہیں۔ بلکہ یہ ایسے کلمے ہیں کہ لپیٹنے کے لائق ہیں۔ نہ اظہار کے لائق۔"

(نور الحق حصہ اوّل ص ۷۶، خزائن ج ۸ ص ۱۰۱)

ختم نبوت اور مرزائی امت

ہشیار ہو اے ختم نبوت کے محافظ
کس کام میں معروف ہے باطل کی ہوا دیکھ

خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ: ''بعض لوگ یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ احمدی ختم نبوت کے قائل نہیں۔ یہ بھی محض ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ احمدیوں کا یہ ہرگز عقیدہ نہیں کہ رسول کریمؐ، خاتم النبیین نہیں تھے۔ جو کچھ احمدی کہتے ہیں۔ وہ صرف یہ ہے کہ خاتم النبیین کے وہ معنی جو اس وقت مسلمانوں میں رائج ہیں۔ نہ تو قرآن کریم کی آیت ''ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین'' پر چسپاں ہوتے ہیں اور نہ ان سے رسول کریم کی عزت اس طرح ﷺ ظاہر ہوتی ہے۔ جس عزت کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ احمدی جماعت خاتم النبیین کے وہ معنی کرتی ہے۔ جو عربی لغت میں عام طور پر متداول ہیں۔'' (پیغام احمدیت ص ۹)

پیغام محمدیت: افسوس کہ خلیفہ قادیان کا مندرجہ بالا بیان اس قدر گول مول اور منافقت آمیز ہے کہ جس کی کوئی انتہاء نہیں۔ چنانچہ خلیفہ قادیان نے اپنی مذہبی کمزوری اور بزدلی کے ماتحت اس امر کے اظہار وتشریح کی جرأت نہیں کی کہ قادیانی امت کے نزدیک ختم نبوت سے کیا مراد ہے۔ مسلمانوں میں ختم نبوت کے کیا معنی رائج ہیں۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت ختم نبوت کے متعلق کیا ناطق اشارہ کرتی ہے۔ عربی لغت اس بارے میں کیا فیصلہ دیتی ہے۔ خلیفہ صاحب نے دراصل یہ جرأت اس لئے نہیں کی کہ اس اظہار حقیقت میں ان کے خانہ ساز مذہب کی رسوا کن نقاب کشائی ہوتی تھی۔

حضرات! یہ حقیقت ہے کہ مرزائی امت کی انہی ایمان ربا چالبازیوں کے پیش نظر، نباض فطرت، ترجمان حقیقت علامہ اقبالؒ نے اس فرقہ کے متعلق فرمایا ہے۔

۳۶...... ''مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہے۔ جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو۔ لیکن اپنی بناء نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے۔ مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے...... یہ ظاہر ہے کہ اسلام جو تمام جماعتوں کو ایک رسی میں پرونے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ ایسی تحریک کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں رکھ سکتا۔ جو اس کی موجودہ وحدت کے لئے خطرہ ہو اور مستقبل میں انسانی سوسائٹی کے لئے مزید افتراق کا باعث بنے۔ اس قبل اسلامی مؤبدیت نے حال ہی میں جن دو صورتوں میں جنم لیا ہے۔ میرے نزدیک ان میں بہائیت، قادیانیت سے کہیں زیادہ مخلص ہے۔ کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے۔ لیکن مؤخر

الذکر اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے۔ لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔" (حرف اقبال ص ۱۲۲، ۱۲۳)

ختم نبوت کے متعلق قرآن وحدیث کا قطعی فیصلہ

۳۷...... "ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین محمد ﷺ تم میں سے کسی کا باپ نہیں ہے۔ مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔" یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ ثابت ہو چکا کہ اب وحی رسالت تا بقیامت منقطع ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۱)

۳۸...... "قال رسول اللہ ﷺ لعلیؓ انت منی بمنزلۃ هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی (مشکوٰۃ باب مناقب حضرت علیؓ) "﴿اے حضرت علیؓ تو مجھ سے ایسا ہے۔ جیسا ہارون موسیٰ سے۔ فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔﴾ (صحیح مسلم غزوہ تبوک میں ہے۔" الا انه لا نبوۃ بعدی "یعنی میرے بعد نبوت نہیں ہے)

۳۹...... "قال النبی ﷺ لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کی شان میں فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔"

(ازالہ اوہام ص ۲۳۶، خزائن ج ۳ ص ۲۱۹)

آنحضرت ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذاب ہے

۴۰...... "قال رسول اللہ ﷺ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (مشکوٰۃ کتاب الفتن)"

۴۱...... "قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعة حتیٰ یبعث دجالون کذابون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (ابوداؤد، ترمذی، بخاری، مسلم، فیض الباری ص ۱۱۵)"

ترجمہ حدیث اوّل: حضرت خاتم الانبیاء نے فرمایا کہ ضرور میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ تمام یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے نبی ہیں۔ حالانکہ میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

ترجمہ حدیث دوم: رسول خدا نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ دجال

کذاب پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

''آنحضرت ﷺ نے بار بار فرمادیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث ''لا نبی بعدی'' ایسی مشہور تھی کہ اس کی صحت میں کسی کو کلام نہ تھا۔''

(کتاب البریہ ص ۱۹۹، خزائن ج ۱۳ ص ۲۱۷ حاشیہ)

۴۲...... ''آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ دنیا کے آخیر تک قریب تیس کے دجال پیدا ہوں گے۔''

(ازالہ اوہام ص ۱۹۹، خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

۴۳...... ''دجال کے لئے ضروری ہے کہ کسی نبی برحق کے تابع ہو کر پھر سچ کے ساتھ باطل ملادے...... چونکہ آئندہ کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے پہلے نبی کے تابع جب دجل کا کام کریں گے تو وہی دجال کہلائیں گے۔'' (تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۲۰۰، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۱۳۱)

۴۴...... ''کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء''

(بخاری ج ۱ ص ۴۹۱، باب ماذکر عن بنی اسرائیل)

رسول خدا نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی عنان سیاست انبیاء کے ہاتھوں میں رہی۔ جب ایک نبی فوت ہو جاتا۔ اس کا جانشین دوسرا نبی ہو جاتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ البتہ خلفاء ہوں گے۔

۴۵...... حدیث مندرجہ بالا کی وتصدیق وتائید از مرزا قادیانی، فرماتے ہیں کہ:

''پہلی امتوں میں دین کے قائم رکھنے کے لئے خداتعالیٰ کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک نبی کے بعد بروقت ضرورت دوسرا نبی آتا تھا۔ پھر جب حضرت محمد ﷺ دنیا میں ظہور فرما ہوئے اور خداتعالیٰ نے اس نبی کریم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا تو بوجہ ختم نبوت آنحضرت ﷺ کے دل میں یہ غم رہتا تھا کہ مجھ سے پہلے دین کے قائم رکھنے کے لئے ہزارہا نبیوں کی ضرورت ہوئی اور میرے بعد کوئی نبی نہیں جس سے روحانی طور پر تسلی حاصل ہو اور اس حالت میں فساد امت کا اندیشہ ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس بارے میں بہت دعائیں کیں۔ تب خداتعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بشارت دی اور وعدہ فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر دین کی تجدید کے لئے ایک مجدد پیدا ہوتا رہے گا۔ جس کے ہاتھ پر خداتعالیٰ دین کی تجدید کرے گا۔''

(الحکم نمبر ۲۰ ج ۵، مورخہ ۳۱ رمئی ۱۹۰۱ء ص ۱۲)

۴۶...... ختم نبوت از روئے عربی لغت۔"وخاتم النبیین لا نه ختم النبوة "حضرت نبی کریم کو خاتم النبیین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپؐ نے اپنی آمد سے نبوت کو ختم کردیا۔ (مفردات راغب ص۱۴۳)

۴۷...... "ومن اسمائه علیه السلام الخاتم والخاتم وهو الذی ختم النبوة بمجیئه "اور آپؐ کے ناموں میں سے ہے۔خاتم وخاتم اور آپؐ ہی وہ ہیں جنہوں نے آکر نبوت کو ختم کردیا۔ (تاج العروس ج۸)

۴۸...... "وخاتم آخر القوم کالخاتم ومنه قوله تعالیٰ وخاتم النبیین ۰ ای آخرهم (قاموس ولسان العرب ج۱۵ ص۵۵) "اور خاتم وخاتم، قوم کے سب سے آخر کو کہا جاتا ہے اور انہی معنوں میں ارشاد خداوندی ہے۔ وخاتم النبیین یعنی آخر النبیین۔

(اس میں امت مرزائی کے خانہ ساز اعتراض کی زیر وزبر کا بھی مدلل جواب آگیا)

۴۹...... خاتم النبیین وخاتم الاولاد سے مراد۔ چنانچہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں:
"میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔" (تریاق القلوب ص۳۵۱، خزائن ج۱۵ ص۴۷۹)

(مرزائیو! پہلے خاتم الاولاد کے بعد اولاد ثابت کرو۔ پھر خاتم الانبیاء کے بعد اجرائے نبوت اور ولادت نبی کے جواز پر مسلمانوں سے بحث کرنا)

برادران ملت! ہم نے خدا کے فضل وکرم سے قرآن وحدیث اور عربی لغت سے روز روشن کی طرح ثابت کردیا کہ پیغمبر اسلام علیہ السلام بایں معنیٰ "خاتم النبیین" ہیں کہ آپؐ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی اور رسول پیدا نہیں ہوگا۔ البتہ اصلاح امت کے لئے آنحضرت ﷺ کے بعد خلفاء، مجدد، ابدال، امام، محدث، علماء حقانی ہوتے رہیں گے۔ جیسا کہ احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔

پس مرزائی امت کا گمراہانہ طریق پر مسلمانوں کے سامنے اب یہ عقیدہ پیش کرنا کہ مرزا قادیانی اس زمانے کا نبی اور رسول ہے اور قیامت تک مختلف اوقات میں پیغمبر پیدا ہوتے رہیں گے۔ سراسر دجل اور باطل ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

لہٰذا امت محمدیہ کا مرزائی امت کو ہر چند یہی آخری جواب ہے کہ ہمیں تمہاری خانہ ساز مسیحیت و نبوت کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ ہم مریضان محبت اپنا دامن عقیدت طبیب کامل پیغمبر اسلام علیہ السلام کے ساتھ بدل و جان وابستہ کر چکے ہیں۔ خداوند عالم اسی ایمان افزاء اور شفا بخش عقیدت پر ہمارا خاتمہ کرے۔

دعا ہے زخم تیر مصطفیٰ ناسور ہو جائے
مسیحائی کو گھر رکھو ہمیں بیمار رہنے دو

۵۰...... نقاش پاکستان مفکر اسلام حضرت اقبالؒ امت محمدیہؐ کے سامنے وحدت ملی کے فلسفہ کو ختم نبوت کی روشنی میں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تانہ ایں وحدت زدست ما رود
ہستی مابا ابد ہمدم شود
پس خدا برما شریعت ختم کرد
برسولؐ ما رسالت ختم کرد
لا نبی بعدی زاحسان خداست
پردۂ ناموس دین مصطفیٰ است
قوم را سرمایۂ قوت ازو
حفظ سر وحدت ملت ازو
حق تعالیٰ نقش ہر دعویٰ شکست
تاابد اسلام را شیرازہ بست

(رموز بیخودی ص ۱۱۷)

مرزائی امت کا قرآن وحدیث

مرزائی امت کا اس قرآن وحدیث پر ایمان واعتقاد ہے جو کہ مرزا قادیانی نے اپنے جدید مذہب کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ اس بارہ میں مرزائی امت کے مسلمہ اقوال پیش کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔

۵۱...... ”یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے

چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے مراد وہ شریعت ہے جس میں نئے احکام ہوں۔ تو یہ باطل ہے۔ قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵، ۴۳۶)

۵۲...... "خدا نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے؟" (چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

۵۳...... "میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور قریب ہے کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔" (تذکرہ ص ۶۷۴ طبع ۳)

۵۴...... تنسیخ قرآن اور مرزا قادیانی کے صاحب شریعت ہونے پر ایمان

"حضرت خلیفہ اوّل (حکیم نوردین) فرمایا کرتے تھے۔ میرا تو ایمان ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کریں اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیں تو بھی مجھے انکار نہ ہو۔" (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۹۹، روایت نمبر ۱۰۹)

۵۵...... "حقیقی عید ہمارے لئے ہی ہے۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کلام الٰہی کو پڑھا اور سمجھا جائے۔ جو حضرت مسیح موعود پر اترا ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو اس کلام کو پڑھتے ہیں۔" (خطبہ خلیفہ محمود الفضل مورخہ ۱۳ر اپریل ۱۹۲۸ء)

۵۶...... "بیان خلیفہ محمود: یاد رکھنا چاہئے کہ جب کوئی نبی آ جائے تو پہلے نبی کا علم بھی اس کے ذریعہ ملتا ہے۔ یوں اپنے طور پر نہیں ملتا اور ہر بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی کے لئے بمنزلہ سوراخ کے ہوتا ہے۔ پہلے نبی کے آگے دیوار کھینچ دی جاتی ہے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ سوائے آنے والے نبی کے ذریعہ دیکھنے کے۔ یہی وجہ ہے کہ اب کوئی قرآن نہیں۔ سوائے اس قرآن کے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے پیش کیا ہے اور کوئی حدیث نہیں سوائے اس حدیث کے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی روشنی میں نظر آئے۔ اگر حدیثوں کو اپنے طور پر پڑھیں گے تو وہ مداری کے پٹارے سے زیادہ وقعت نہ رکھیں گی۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ حدیثوں کی کتابوں کی مثال تو مداری کے پٹارے کی ہے۔ جس طرح مداری جو چاہتا ہے اس میں سے نکال لیتا ہے۔ اسی طرح ان سے جو چاہو نکال لو۔"

(خطبہ خلیفہ قادیان الفضل مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۲۰ء)

قادیانی امت کا اعلان باطل

۵۷...... نظم:

اے میرے پیارے میری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
عرش اعظم پہ تیری حمد خدا کرتا ہے
اللہ اللہ یہ تیری شان رسول قدنی
سرمۂ چشم تیری خاک قدم بنواتے
غوث اعظمؒ شہ جیلان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی

(الفضل مورخہ ۱۶/اکتوبر ۱۹۲۲ء)

(یعنی بعثت اوّل میں تو ہی اے "مرزا" محمد تھا اور تو ہی اب احمد ہے اور تجھ پر ہی اب دوبارہ قرآن اترا ہے۔ نعوذ باللہ!)

۵۸...... بیان مرزا: "حدیثوں کی بحث طریق تصفیہ نہیں ہے۔ خدا نے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں۔ تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں۔" (اربعین نمبر ۳ ص ۱۵، خزائن ج ۱۷ ص ۴۰۱)

۵۹...... "کیا ان لوگوں کو آنحضرت ﷺ کی وصیت تھی کہ میرے بعد بخاری کو ماننا۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کی وصیت تو یہ تھی کہ کتاب اللہ کافی ہے۔ ہم قرآن سے پوچھے جائیں گے نہ کہ زید و بکر کے جمع کردہ سرمایہ سے۔ یہ سوال ہم سے نہ ہوگا کہ تم صحاح ستہ وغیرہ پر کیوں نہ ایمان لائے...... اگر یہ احادیث صحیح ہوتیں اور مدار ان پر ہوتا تو آنحضرت ﷺ فرما جاتے کہ میں نے احادیث جمع نہیں کیں۔ فلاں فلاں آوے گا تو جمع کرے گا۔ تم ان کو ماننا۔"

(البدر ج ۱ ش ۳، مورخہ ۱۴/نومبر ۱۹۰۲ء، ص ۱۸)

۶۰...... "یہ تمہارے بزرگوں کی اپنے منہ کی تجویزیں ہیں کہ فلاں حدیث صحیح ہے اور فلاں حسن اور فلاں مشہور اور فلاں موضوع ہے۔" (اربعین نمبر ۲ ص ۲۳، خزائن ج ۱۷ ص ۳۷)

۶۱...... سوال: آیات قرآن، الہامات حضرت مسیح موعود میں باہم کیا نسبت ہے۔ یعنی مقدم کس کو رکھا جائے۔

جواب از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی: قرآن کریم اور الہامات مسیح موعود دونوں خدا تعالیٰ کے کلام ہیں۔ دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے مقدم رکھنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔
(الفضل مورخہ ۳۰/اپریل ۱۹۱۵ء)

مرزائی امت کے فرشتے

مرزائی امت کے فرشتوں کے بھی عجیب وغریب نام ہیں۔ اس قسم کی نئی پود کے فرشتوں کا آپ کو قرآن وحدیث میں قطعاً کوئی سراغ نہیں ملے گا۔ سچ ہے۔ جیسی روح ویسے فرشتے۔ ان خانہ ساز فرشتوں کے اسمائے گرامی ذرا ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

۶۲...... انگریز! الہام ہوا: ''دی کین وہٹ دی ول ڈو۔ اس وقت ایک ایسا لہجہ معلوم ہوا کہ گویا انگریز ہے۔ جو سر پر کھڑا بول رہا ہے...... اور یہ انگریزی کا الہام اکثر ہوتا رہا ہے۔''
(براہین احمدیہ ص ۴۸۱، خزائن ج ۱ ص ۵۷۲ حاشیہ)

۶۳...... خیراتی: ''تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہوئے۔ جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا۔''
(تریاق القلوب ص ۹۴، خزائن ج ۱۵ ص ۳۵۱)

۶۴...... شیر علی: ''میں نے کشف میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔ اس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں۔''
(تریاق القلوب ص ۹۵، خزائن ج ۱۵ ص ۳۵۲)

۶۵...... درشنی: ''ایک فرشتہ کو میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ اس نے کہا ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔''
(تذکرہ ص ۳۱ طبع اوّل...... بعد کے تمام ایڈیشنوں میں سے اس حوالہ کو تذکرہ سے خارج کر دیا گیا۔ مرتب!)

۶۶...... مٹھن لال: ''خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اسسٹنٹ تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور گرد اس کے عملہ کے لوگ ہیں۔ میں نے جا کر کاغذ اس کو دیا اور کہا کہ یہ میرا پرانا دوست ہے۔ اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلاتأمل اس وقت دستخط کر دیئے...... یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے۔ مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔''

(الحکم ج ۹ نمبر ۳۲، تذکرہ ص ۵۶۰، ۵۶۱، طبع سوم)

۶۷...... ٹیچی ٹیچی: ''بوقت قلت آمدنی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آیا

ہے۔ مگر انسان نہیں۔ بلکہ فرشتہ معلوم ہوتا ہے اور اس نے بہت سا روپیہ میری جھولی میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا کہ میرا کچھ نام نہیں۔ یعنی میرا کوئی نام نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ نام تو ہوگا۔ اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی۔" (حقیقت الوحی ص ۳۳۲، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۶)

فرشتہ اور اس قدر دروغ گوئی کہ میرا نام کچھ نہیں۔ آخر جب مرزا قادیانی کی طرف سے ڈانٹ پڑی تو کہہ دیا کہ مجھو ر میرا نام ہے۔ ٹیچی ٹیچی، جب فرشتے کی یہ حالت ہے تو پھر نبی کی حقیقت معلوم شد۔

برادران ملت: یہ ہیں وہ جدید جنس کے فرشتے کہ جن کا آسمان لندن سے قادیانی نبوت پر نزول ہوتا تھا۔ قادیانی نبوت بھی عجیب معجون مرکب ہے کہ جس کا رب "عاج" فرشتے یہ، ترجمان وحی ہندو۔ (مکتوبات احمدیہ ج ۱ ص ۵۸)

اور راوی حدیث سردار جھنڈا سنگھ۔ (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۴۸، روایت نمبر ۵۲)

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا

بھان متی نے کنبہ جوڑا

خلیفہ محمود کا معجزات نبویؐ سے انکار

خلیفہ قادیان کا (پیغام احمدیت ص ۱۲) پر یہ کہنا کہ احمدی لوگ معجزات کے منکر نہیں۔ خود اپنے بیان کے سراسر خلاف ہے۔ چنانچہ خلیفہ قادیان کا ایک ایسے بدیہی معجزہ کے متعلق کہ جس کو قرآن مجید نے نہایت وضاحت اور صراحت سے بیان فرمایا ہے۔ صاف انکار ملاحظہ ہو۔

۵۸...... سوال: کیا شق القمر کا معجزہ کفار کی خواہش پر دکھایا گیا تھا۔

جواب از خلیفہ قادیانی: "اس میں ایک پیش گوئی تھی کہ عرب کی حکومت مٹادی جائے گی۔ چاند فی الواقع دو ٹکڑے نہیں ہوا تھا۔ بلکہ کشف میں ایسا دکھاویا گیا تھا۔ یہ خیال کہ فی الواقع چاند دو ٹکڑے ہوگیا تھا۔ صحیح نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو علم نجوم والے جو رصدگاہوں میں بیٹھتے تھے۔ وہ ضرور دیکھتے۔ لیکن انہوں نے اس کو ریکارڈ نہیں کیا۔" (الفضل مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۲۲ء)

نوٹ: اب قرآن مجید کی شہادت اور جواب ملاحظہ ہو۔ جو کہ خلیفہ قادیانی کے عقیدہ باطلہ کی تردید کر رہا ہے۔

"اقربت الساعته وانشق القمر (قمر)" ﴿گھڑی قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔﴾

ہجرت سے پیشتر نبی کریم ﷺ "منیٰ" میں تشریف فرماتے۔ کفار کا مجمع تھا۔ انہوں

نے آپ سے معجزہ طلب کیا۔ آپ نے فرمایا۔ آسمان کی طرف دیکھو۔ ناگاہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ کفار کہنے لگے۔ محمدؐ نے چاند پر بھی جادو کر دیا۔ ابن اثیر واقعہ انشقاق قمر کے متعلق کہتے ہیں۔ ''ورد فی الاحادیث المتواترة بالاسانید الصحیحه '' یعنی اس کا ذکر متواتر حدیثوں میں اسناد صحیح کے ساتھ موجود ہے۔

معجزات کی تمام تاریخ میں کوئی معجزہ ایسی زبردست شہادت سے ثابت نہیں جیسے شق القمر کا معجزہ ہے۔ قرآن وحدیث کی قطعی شہادت کے بعد معجزہ شق القمر کا ذکر تاریخ میں موجود ہے۔ دیکھو تاریخ فرشتہ وغیرہ۔ اہل ایمان نے اس معجزہ کی تصدیق کی کہ فی الواقع چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ مشرکین نے مشاہدہ کے بعد یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ یہ سحر یعنی جادو ہے۔ مگر تیسری قسم قادیانی امت کی ہے کہ جس کا پیشوا اور امام یہ کہتا ہے کہ چاند فی الواقع دو ٹکڑے نہیں ہوا تھا اور یہ خیال صحیح نہیں۔ دلیل یہ پیش کی کہ علم نجوم والوں نے اس واقعہ کو ریکارڈ نہیں کیا۔ نعوذ باللہ منہا کیا قرآن مقدس کا پیش کردہ ریکارڈ غیر معتبر ہے۔ مگر جن کی نبوت کا دارومدار علم نجوم وغیرہ پر ہو۔ ان کو قرآن لاریب سے کیا واسطہ۔ حضرت اقبالؒ حضور علیہ السلام کی شان میں فرماتے ہیں۔

پنجۂ او پنجۂ حق می شود
ماہ از انگشت او شق می شود

علاوہ ازیں اقبالؒ فرماتے ہیں: ''قادیانی تحریک کا نبی کے متعلق نجومی کا تخیل ہے۔''
(حرف اقبال ص ۱۲۳)

مرزائی امت کا نجات کے متعلق عقیدہ

پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مؤمن پارینہ ہے کافر

(علامہ اقبالؒ)

مرزا قادیانی اور اس کی امت کا عقیدہ ہے کہ جس شخص نے احمدیت کو قبول نہیں کیا اور مرزا قادیانی کے الہامات ودعاوی پر ایمان نہیں لایا۔ وہ جہنمی اور کافر ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں مرزا قادیانی اور اس کی امت کے بیانات ذیل میں ملاحظہ ہوں۔

۶۹...... بیان مرزا قادیانی: ''تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔'' (اربعین نمبر ۳ ص ۲۸، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۷)

۷۰...... ''اللہ نے مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد

تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے۔" (الحکم مورخہ ۳۱ راگست ۱۹۰۱ء، تذکرہ ص ۱۶۳، طبع ۳)

۷۱...... الہام: "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔"

(تذکرہ ص ۳۳۶ طبع ۳، تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۲۷، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵)

۷۲...... "جو شخص میرا مخالف ہے۔ وہ عیسائی اور یہودی اور مشرک ہے۔"

(نزول المسیح ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۲)

۷۳...... "کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کی ہے۔ مگر کنجریوں اور بدکار عورتوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

نوٹ: سنا ہے کہ مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد مرحوم بھی مرزا قادیانی کے حقیقی بیٹے اور مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ کے منکر تھے۔ مرزائی امت کا ان کے متعلق کیا خیال ہے کہ وہ کس کی اولاد ٹھہرے؟

باقی لفظ بغاء "بغیا" کے معنی دیکھو۔ (انجام آتھم ص ۲۸۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً، نور الحق حصہ اول ص ۱۲۳، خزائن ج ۸ ص ۱۶۳، فریاد درد ص ۸۷، خزائن ج ۱۳ ص ۳۵۱، حجۃ النور ص ۹۶، خزائن ج ۱۶ ص ۳۳۸)

ان تمام مندرجہ بالا کتب مرزا قادیانی میں لفظ بغایا کے معنی نسل بدکاراں، زناکار، خراب عورتوں کی نسل، زن بدکار، زنان بازاری کے لئے ہیں۔

۷۴...... بیان خلیفہ قادیان: "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔" (آئینہ صداقت ص ۳۵)

۷۵...... "ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ وہ ایک نبی (مرزا قادیانی) کے منکر ہیں۔" (انوار خلافت ص ۹۰)

۷۶...... خلیفہ قادیان کا بیان: "مسلمانوں کے شیر خوار اور معصوم بچے کا جنازہ پڑھنا بھی حرام ہے۔

سوال کیا جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے۔ اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات

درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔"

(انوار خلافت ص ۹۳)

نوٹ: حضرات! مندرجہ بالا حوالہ جات سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ مرزائی امت تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو انکار مرزا کی وجہ سے کافر اور جہنمی خیال کرتی ہے۔

مرزائی امت کا جہاد کے متعلق عقیدہ

رد جہاد میں تو بہت کچھ لکھا گیا
تردید حج میں کوئی رسالہ رقم کریں

(علامہ اقبالؒ)

۷۷...... جہاد کے متعلق پیغام خداوندی "کتب علیکم القتال (بقرہ)" ﴿تم پر قتال یعنی جہاد فرض کر دیا گیا ہے۔﴾ مزید دیکھو سورہ صف، انفال، نساء، توبہ۔

۷۸...... ارشاد نبوتؐ: حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ راہ خداوندی میں قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ ہوں۔ پھر قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ ہوں۔ پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ ہوں۔ پھر قتل کیا جاؤں۔

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ، کتاب الجہاد)

۷۹...... بیشک جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ سب اعمال سے افضل ہیں۔

(مسلم شریف)

۸۰...... حضور علیہ السلام نے فرمایا: "دین اسلام ہمیشہ قائم رہے گا۔ ایک جماعت مسلمانوں کی قیامت تک جہاد کرتی رہے گی۔"

(رواہ مسلم، مشکوٰۃ، کتاب الجہاد)

تیغ بہر عزت دین است و بس
مقصد او حفظ آئین است و بس

(علامہ اقبالؒ)

مگر افسوس کہ مرزائی امت جس طرح اپنی دیگر خلاف اسلام تعلیمات پیش کرتی ہے۔ اسی طرح جہاد کے متعلق بھی ہے۔ مرزائی امت کو جہاد کا صاف انکار ہے اور مرزائی امت کے پیغمبر نے صاف طور پر جہاد کی تردید اور مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ جہاد حرام اور قبیح ہے۔ موقوف و منسوخ ہے اور ناجائز و بدتر ہے۔ چنانچہ تردید جہاد کے متعلق مرزا قادیانی کے بیانات ملاحظہ ہوں۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۶، خزائن ج ۱۷ ص ۷۷)

لوگوں کو یہ بتاؤ کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۹، خزائن ج ۱۷ ص ۸۰)

۸۲...... "حدیث سے بھی ثابت ہے کہ مسیح کے وقت میں جہاد کا حکم منسوخ کر دیا جائے گا...... یعنی مسیح موعود جب آئے گا تو جنگ اور جہاد کو موقوف کر دے گا۔"

(تجلیات الٰہیہ ص ۸، خزائن ج ۲۰ ص ۴۰۰)

۸۳...... "یاد رکھو کہ اسلام میں جو جہاد کا مسئلہ ہے۔ میری نگاہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

(تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص ۱۲۲، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۸۴)

۸۴...... "میں نے بائیس برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی ممانعت ہو۔ اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں...... جو لوگ درندہ طبع ہیں اور جہاد کی مخالفت کے بارے میں میری تحریریں پڑھتے ہیں۔ وہ فی الفور چڑ جاتے ہیں اور میرے دشمن ہو جاتے ہیں...... بلکہ جو شخص سچے دل سے جہاد کا مخالف ہو اس کو یہ علماء کافر سمجھتے ہیں۔ بلکہ واجب القتل بھی...... وہ زمانہ گذرتا جاتا ہے جب کہ نادان ملا بہشت کی کل نعمتیں جہاد پر ہی موقوف رکھتے تھے۔"

(تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص ۲۶، ۲۸، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۴۳، ۴۴۵)

(جہاد پر اعتراض کرنے والے اور اس کو حرام و فضول کہنے والے نادان کو پہلے خدا

ورسول پر اعتراض کرنا چاہئے۔ جنہوں نے قرآن وحدیث میں جہاد کے بیشمار فضائل بیان فرمائے ہیں۔ علماء کرام پر اعتراض کس لئے، علماء تو صرف مبلغ قرآن اور داعی اسلام ہیں)

۸۵...... ''جو لوگ مسلمانوں میں سے ایسے بدخیال جہاد اور بغاوت کے دلوں میں مخفی رکھتے ہیں۔ میں ان کو سخت نادان اور ظالم سمجھتا ہوں۔''

(تریاق القلوب ص۱۵، خزائن ج۱۵ ص۱۵۶)

۸۶...... ''اگر فرض بھی کرلیں کہ اسلام میں ایسا ہی جہاد تھا۔ جیسا کہ ان مولویوں کا خیال ہے۔ تاہم اس زمانہ میں وہ حکم قائم نہیں رہا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جب مسیح موعود ظاہر ہو جائے گا تو سیفی جہاد اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا...... اے اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات سنو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے۔ مسیح موعود جو آنے والا تھا، آچکا۔''

(رسالہ جہاد ص۸، خزائن ج۱۷ ص۸)

۸۷...... ''دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔'' (رسالہ جہاد ص۱۵، خزائن ج۱۷ ص۱۵)

۸۸...... ''حدیثوں میں صریح طور پر وارد ہو چکا ہے کہ جب مسیح دوبارہ دنیا میں آئے گا۔ تو تمام دینی جنگوں کا خاتمہ کردے گا...... ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے۔ اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔ کیونکہ مسیح آچکا...... میں امید رکھتا ہوں کہ اگر خداتعالیٰ نے چاہا۔ تو چند سال میں ہی یہ مبارک اور امن پسند جماعت جو جہاد اور غازی پن کے خیالات کو مٹا رہی ہے۔ کئی لاکھ تک پہنچ جائے گی۔''

(ضمیمہ رسالہ جہاد ص۶، خزائن ج۱۷ ص۲۸)

۸۹...... ''یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں اسے یہ فرقہ جس کا امام اور پیشوا میں ہوں۔ ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس فرقہ میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کی انتظار ہے۔ بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا۔'' (تریاق القلوب ص۳۸۹، خزائن ج۱۵ ص۵۱۷)

۹۰...... ''جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خداتعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی...... کہ شیرخوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر نبی کریم ﷺ کے وقت میں بچوں۔ بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔'' (اربعین نمبر۴ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۴۴۳)

۹۱...... ''لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں۔ یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آ گیا۔ اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہوگیا۔ جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لئے لڑنا حرام کیا جائے گا۔ سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھا کر کافروں کو قتل کرتا ہے۔ وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے اور اس حدیث کو پڑھو کہ جو مسیح موعود کے حق میں ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ جب مسیح آئے گا۔ تو جہادی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سو مسیح آ چکا اور یہی ہے جو تم سے بول رہا ہے...... آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا۔ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے۔ وہ اس رسول کریم کی نافرمانی کرتا ہے۔ جس نے فرمادیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔''

(خطبہ الہامیہ ص ب، خزائن ج ۱۶ ص ۱۷، ۲۸)

۹۲...... ''ان الحرب حرمت علیّ...... فلا جهاد الا جهاد اللسان''
یہ سچ بات ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔ پس کوئی جہاد سوائے زبانی جہاد کے باقی نہیں رہا۔'' (خطبہ الہامیہ ص ۲۵، خزائن ج ۱۶ ص ۵۸، ۵۹)

۹۳...... ''اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی[1] فرمایا۔'' (الحکم ج ۵ نمبر ۲۲، مورخہ ۱۷ رجون ۱۹۰۱ء، تذکرہ ص ۴۳۷ طبع سوم)

۹۴......

صف دشمن کو کیا ہم نے بہ حجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

(آئینہ کمالات ص ۲۲۵، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۹۵...... ''اس وقت ہمارے قلم رسول اللہ ﷺ کی تلواروں کے برابر ہیں۔''

(ملفوظات ج ۱ ص ۱۷۸)

---

[1] ذوالفقار علیؓ نے تو کفار و مرتدین کا قلع قمع کیا تھا۔ مگر مرزا قادیانی کے قلم نے اہل اسلام کی مذمت کرتے ہوئے اپنے مسلمہ دجال (نور الحق حصہ اول ص ۵۷) انگریز کی مدح و تعریف کی۔ پس قلم مرزا کو ذوالفقار علی سے کیا نسبت۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

برادران ملت: مرزا قادیانی کے تردید جہاد کے متعلق فی الحال صرف پندرہ حوالے پیش کیے گئے ہیں۔ آپ انہی سے اندازہ لگایئے کہ قادیانی متنبی نے کس شدومد کے ساتھ اسلام کے ایک عظیم الشان رکن کی مخالفت کی ہے۔ یہ محض اس لئے کہ مسلمانوں کی جہادی عسکری قوت وطاقت مٹ جائے۔ تاکہ غیر اسلامی حکومت میں میری دوکان نبوت چمکتی رہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی خود فرماتے ہیں کہ ۔

تاج وتخت ہند قیصر کو مبارک ہو مدام
ان کی شاہی میں میں پاتا ہوں رفاہ روزگاہ

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۱ خزائن ج ۲۱ ص ۱۴۱)

باقی مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ اب سیفی جہاد حرام اور منسوخ ہو چکا اور زبانی اور قلمی جہاد باقی ہے۔ مرزا قادیانی کے اس خود ساختہ عقیدے کا جواب ہمارے مفکر اسلام حکیم الامت نقاش پاکستان حضرت اقبالؒ نے خوب دیا ہے۔ حضرت علامہ اقبال فرماتے ہیں ۔

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سود وبے اثر
تیغ وتفنگ دست مسلمان میں ہے کہاں
ہو بھی تو دل ہیں موت کی لذت سے بیخبر
تعلیم اس کو چاہئے ترک جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجہ خونیں سے ہو خطر
باطل کے فال وفر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر
ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ یورپ سے درگذر

مرزا قادیانی کی صلیب نوازی کے متعلق دوسری جگہ حضرت علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں ۔

گفت دیں را رونق از محکومی است
زندگانی از خودی محرومی است
دولت اغیار را رحمت شمرد
رقص ہا گرد کلیسا کرد مرد

(مثنوی پس چہ باید کرد ص ۲۹)

انگریزوں کی فتح کے لئے دن رات دعائیں ہو رہی تھیں اور ممالک اسلامیہ بالخصوص ٹرکی و بغداد کے سقوط اور تباہی پر قادیان میں چراغاں کیا جا رہا تھا۔ افسوس صد افسوس!

حضرت اقبالؒ شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق فرماتے ہیں:

آن ز ایراں بود و ایں ہندی نژاد
آن ز حج بیگانہ و ایں از جہاد
سینہ ہا از گرمی قرآں تہی
ایں چنیں مرداں چہ امید بہی

(جاوید نامہ ص ۲۳۵)

یعنی ایرانی پیغمبر منکر حج اور ہندوستانی پیغمبر منکر جہاد تھا اور یہ منکر اس لئے تھے کہ ان دونوں کے سینے تعلیم قرآن اور حرارت ایمان سے سراسر محروم اور خالی تھے۔ لہٰذا ایسے منکرین ارکان اسلام سے کسی نیکی اور بہتری کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ پس ایسی باطل نبوت ایمان مسلم کے لئے یقیناً ایک زہر قاتل ہے۔

وہ نبوت ہے مسلماں کے لئے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت وشوکت کا پیام

(علامہ اقبالؒ ضرب کلیم ص ۵۳)

پیغام جہاد

۹۸......

اٹھو تو حکومت کے وفادار جوانو
آزادیٔ کامل کے طلبگار جوانو
ہاں مذہب وملت کے پرستار جوانو
توحید کے نغموں سے زمانہ کو جگا کر

میداں میں چلو ہاتھ میں تلوار اٹھا کر
میداں میں بڑھو جو ہر مردانہ دکھا دو
کفار کی ہستی کو زمانے سے مٹا دو
آ جائے مقابل میں جو ٹھوکر سے اڑا دو
طوفاں سے لڑو خود کو تماشائی بنا کر
میداں میں چلو ہاتھ میں تلوار اٹھا کر
واجب ہے تمہیں قوم کی بگڑی کو بنانا
ہاں راہ صداقت میں قدم آگے بڑھانا
مٹ جاؤ نہ سر غیر کی چوکھٹ پہ جھکانا
پہلی سی ذرا شوکت اسلام دکھا کر
میداں میں چلو ہاتھ میں تلوار اٹھا کر
آزاد ہے تو شیر جوانو کا پسر ہے
مشتاق تیری دید کا ہر اہل نظر ہے
وہ دیکھ ہوئی اب تو شب غم کی سحر ہے
اسلام کی ہو فتح یہ خالق سے دعا کر
میداں میں چلو ہاتھ میں تلوار اٹھا کر

امت مرزائیہ اور استخارہ

حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شدائی نہ بن
گر تجھے ایمان پیارا ہے تو مرزائی نہ بن

پیغام احمدیت

خلیفہ قادیان کہتے ہیں کہ: ”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے دنیا کے سامنے ہمیشہ یہ بات پیش کی کہ میں اپنے ساتھ ہزاروں دلائل رکھتا ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر تمہاری ان دلائل سے تسلی نہیں ہوئی تو نہ میری سنو اور نہ میرے مخالفوں کی سنو۔ خدا تعالیٰ کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ آیا میں سچا ہوں یا جھوٹا۔ اگر خدا کہہ دے کہ میں جھوٹا ہوں تو بیشک میں جھوٹا ہوں۔“ (پیغام احمدیت ص ۴۴)

پیغام محمدیت

ہمارا ایمان ہے کہ انبیاء صادقین کے معجزات اور اولیاء مقربین کے کشوف وکرامات برحق ہیں۔ لیکن استخارہ کا تعلق ان امور سے نہیں ہے۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی شریعت کے قطعی فیصلے موجود ہیں۔ استخارہ کا تعلق صرف ان امور سے ہے جن میں انسان شرعاً وعقلاً کسی فیصلہ کن نتیجہ پر نہ پہنچ سکے۔ ایسے امور میں بلاشبہ اپنے تذبذب وتردد کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے مسنون طریقہ پر استخارہ کرنا چاہئے۔ نہ کہ ان معاملات وعقائد میں جن کے بارہ میں اللہ اور رسول کے واضح اور صریح احکام موجود ہیں۔

بر فروغ آفتاب کے جوئد دلیل

بھلا کہیں آفتاب کی روشنی پر بھی کوئی دلیل وحجت کا خواہاں اور متلاشی ہوتا ہے۔

''آفتاب آمد دلیل آفتاب'' پس ختم نبوت کے سراج منیر کے طلوع ہو جانے کے بعد کسی خانہ ساز اور ظلمت آمیز نبوت کی جانب رجوع کرنا یقیناً خسران ابدی اور سلب ایمان کی دلیل ہے۔

جب خداوند عالم نے قرآن مجید میں اپنا ایک اٹل اور ناطق قانون بیان فرما دیا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قول خداوندی کی تشریح وتفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''انا خاتم النبیین لا نبی بعدی'' میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ پھر فرمایا: ''ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولانبی بعدی'' (ترمذی شریف ج۲ص۵۳)

''تحقیق رسالت اور نبوت بند ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد نہ ہی کوئی رسول پیدا ہوگا اور نہ ہی کوئی نبی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ اور پیغمبر عربی ﷺ کے اس قدر واضح اور صریح احکام وفرامین کے بعد بھی نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرے گا وہ فرمان نبویؐ کے مطابق کذاب ودجال ہے اور از روئے قانون اسلام واجماع امت باغی ومرتد ہے۔''

(شرح فقہ اکبر ص۲۰۲، شرح شفاء زرقانی ج۹ص۱۸۸، قاضی عیاضؒ)

آدم کی نسل پر ہوئی حجت خدا کی ختم
دنیا میں آج دین کی تکمیل ہو گئی

(تفسیر آیہ ''الیوم اکملت لکم دینکم (سورہ المائدہ)''

اپنا جواب آپ تھی جو آخری دلیل
افلاک پر حوالۂ جبریل ہوگئی

(مولانا ظفر علی خاںؒ)

قرآن وحدیث کے اس قدر واضح دلائل اور شواہد کی موجودگی میں اگر چہ خلیفہ قادیانی کے مندرجہ بالا معیار کے جواب دینے کی ہمیں چنداں ضرورت نہ تھی۔ مگر چونکہ خلیفہ قادیانی نے بزعم خود اس معیار پر بڑا زور دیا ہے۔ اس لئے جواب دیا جاتا ہے۔ مگر ساتھ ہی ہم پیش گوئی بھی کئے دیتے ہیں کہ مرزائی امت اپنے اس پیش کردہ معیار پر بھی قائم نہیں رہے گی۔ چونکہ اس معیار کی رو سے بھی مرزا قادیانی کا صاف جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے۔

مرزا قادیانی کے اہل صحبت مریدین کا استخارہ اور ان کی مرزا قادیانی سے بیزاری

حضرت میر عباس علی شاہ مرحوم لدھیانوی، میر صاحب کا مرزا قادیانی کے نزدیک علمی مقام، مرزا قادیانی کا مکتوب بنام میر صاحب۔ چنانچہ مرزا قادیانی میر صاحب کو لکھتے ہیں کہ:

۹۹...... ’’آپ کا والا نامہ پہنچا۔ آپ دقائق متصوفین میں سوالات پیش کرتے ہیں اور یہ عاجز مفلس ہے۔ محض حضرت ارحم الراحمین کی ستاری نے اس ہیچ اور ناچیز کو مجالس صالحین میں فروغ دیا ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔‘‘ (مکتوبات احمدیہ ج۱ص۱۰)

۱۰۰...... ’’حبی فی اللہ میر عباس علی: یہ میرے وہ اوّل دوست ہیں...... جو سب سے پہلے تکلیف سفر اٹھا کر ابرار اخیار کی سنت پر بقدم تجرید محض اللہ قادیان میں میرے ملنے کے لئے آئے۔ وہ یہی بزرگ ہیں...... انہوں نے میرے لئے ہر ایک قسم کی تکلیفیں اٹھائیں اور قوم کے منہ سے ہر ایک قسم کی باتیں سنیں۔ میر صاحب نہایت عمدہ حالات کے آدمی ہیں۔ ان کے مرتبۂ اخلاص کے ثابت کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ ایک مرتبہ اس عاجز کو ان کے حق میں الہام ہوا تھا۔ ’’اصلها ثابت وفرعها فی السماء...... ‘‘ میر صاحب بڑے لائق اور مستقیم اور دقیق الفہم ہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۷۹۰، خزائن ج۳ص۵۲۷)

۱۰۱...... مرزا قادیانی حضرت میر صاحب کو اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ:

’’الحمد للہ آپ جوہر صافی رکھتے ہیں۔ غبار ظلمت آثار کو آپ کے دل میں قیام نہیں۔‘‘

(مکتوب احمدیہ ج۱ص۱۵)

نوٹ: میر عباس علی شاہ کچھ عرصہ گمراہی وضلالت میں گرفتار رہے۔ مگر چونکہ حضرت

میر صاحب جو ہر صافی رکھتے تھے اور غبار ظلمت آثار کو آپ کے دل میں قیام نہیں تھا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے ان کے متعلق خود لکھا ہے۔ خداوند عالم کو حضرت میر صاحب کا خاتمہ بالایمان منظور تھا۔ اس لئے اس ہادیٔ مطلق نے میر صاحب کی بروقت دستگیری فرمائی۔ ''چونکہ انسان اپنی عقل میں غلطی کرسکتا ہے۔ لیکن خدا تو اپنی راہنمائی میں غلطی نہیں کرسکتا۔'' (پیغام احمدیت ص ۴۴)

لہٰذا حضرت میر صاحب کو بذریعہ استخارہ معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہے۔ میر صاحب، مرزا قادیانی کی بیعت سے تائب ہو کر امت محمدیہ میں داخل ہوگئے اور ان کا خاتمہ بالخیر ہوا۔ اب چاہئے تو یہ تھا کہ حضرت میر صاحب کے جو ہر صافی سے مرزا قادیانی اپنا جو ہر مکدر صاف کر کے نصیحت اور عبرت حاصل کرتے اور اپنے دعویٰ باطل سے تائب ہو جاتے۔ مگر افسوس کہ مرزا قادیانی نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ حضرت میر صاحب کے ایمان بخش استخارہ کو ہی جھٹلانا شروع کر دیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی حضرت میر صاحب کے متعلق اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

۱۰۲...... ''میر عباس علی صاحب لدھیانوی۔ یہ میر صاحب وہی حضرت ہیں جن کا ذکر بالخیر میں نے ازالہ اوہام میں بیعت کرنے والوں کی جماعت میں لکھا ہے۔ افسوس کہ وہ سخت لغزش میں آگئے۔ بلکہ جماعت اعدأ میں داخل ہوگئے[۱]......

میر عباس علی صاحب نے ۱۲؍دسمبر ۱۸۹۱ء میں مخالفانہ طور پر ایک اشتہار بھی شائع کیا ہے۔ جو ترک ادب اور تحقیر کے الفاظ سے بھرا ہوا ہے...... میر صاحب نے اپنے اس اشتہار میں اپنے کمالات ظاہر فرما کر تحریر فرمایا ہے کہ گویا ان کو رسول نمائی کی طاقت ہے۔ چنانچہ وہ اس اشتہار میں اس عاجز کی نسبت لکھتے ہیں کہ اس بارہ میں میرا مقابلہ نہیں کیا۔ میں نے کہا تھا کہ ہم دونوں کسی ایک مسجد میں بیٹھ جائیں اور پھر یا تو مجھ کو رسول کریمﷺ کی زیارت کرا کر اپنے دعاوی کی تصدیق کرادی جائے اور یا میں زیارت کرا کر اس بارہ میں فیصلہ کرادوں گا...... ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ رسول نمائی کا قادرانہ دعویٰ کس قدر فضول بات ہے۔ حدیث صحیح سے ظاہر ہے کہ تمثل شیطان سے وہی خواب رسول نبی کی مبرا ہوسکتی ہے۔ جس میں آنحضرتﷺ کو ان کے حلیہ پر دیکھا گیا ہو۔ ورنہ شیطان کا تمثل انبیاء کے پیرایہ میں نہ صرف جائز بلکہ واقعات میں سے ہے اور شیطان لعین تو

---

[۱] جماعت اعدأ میں نہیں بلکہ جماعت حقہ امت محمدیہ میں داخل ہوگئے اور مرزا قادیانی کی خانہ ساز نبوت سے یہ کہتے ہوئے الگ ہوئے کہ۔

اس دل رسوا کو اپنا راز داں سمجھا تھا میں
یعنی اک رہزن کو میر کارواں سمجھا تھا میں

خدا تعالیٰ کا تمثل دکھلا دیتا ہے۔ تو پھر انبیاء کا تمثل اس پر کیا مشکل ہے۔ اب جب کہ یہ بات ہے تو فرض کے طور پر اگر مان لیں کہ کسی کو آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی تو اس بات پر کیونکر مطمئن ہوں کہ وہ زیارت درحقیقت آنحضرت ﷺ کی ہے۔ کیونکہ اس زمانہ کے لوگوں کو ٹھیک ٹھیک حلیہ نبویؐ پر اطلاع نہیں اور غیر حلیہ پر تمثل شیطان جائز ہے...... اگر ایک شخص دعویٰ کرے جو رسول اللہ میری خواب میں آئے ہیں اور کہہ گئے ہیں کہ فلاں شخص بے شک کافر اور دجال ہے۔ اب اس بات کا کون فیصلہ کرے کہ یہ رسول اللہ کا قول ہے یا شیطان کا۔

(آسمانی فیصلہ ص ۳۳ تا ۳۹، خزائن ج ۴ ص ۳۴۳ تا ۳۴۹)

نوٹ: حضرات! آپ نے مرزا قادیانی کی قلابازی کو ملاحظہ فرمایا کہ نعوذ باللہ حضرت میر صاحب کی رسول بینی اور استخارہ ہی غلط ہے۔ حالانکہ ہم نے کسی غیر مصدق اور غیر معتبر شخص کا استخارہ پیش نہیں کیا بلکہ ہم نے اس بزرگ کا استخارہ پیش کیا ہے کہ جس کے متعلق مرزا قادیانی کے یہ اقوال ہیں کہ: ''ابرار واخیار کی سنت کے عامل جوہر صافی کے مالک بڑے لائق، دقیق الفہم، مستقیم الاحوال، غبار ظلمت آثار کو میر صاحب کے دل میں قیام نہیں۔ حتیٰ کہ قرآن مجید کی آیت ان کی شان میں نازل ہوئی ہے۔''

کیا اصحاب رسولؐ میں اس کی کوئی مثال اور نظیر ہے کہ رسول خدا ﷺ نے کسی صحابی کے متعلق اس قدر اوصاف اور محاسن بیان فرمائے ہوں۔ حتیٰ کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہو کہ فلاں صحابی کی شان مدح میں قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی ہے اور پھر ایسا صحابی مرتد ہو گیا ہو۔ اگر ہے تو پیش کرو۔ مگر ایسی نظیر کا ثبوت قرآن وحدیث سے چاہئے کسی محرف ومبدل کتاب کا حوالہ ہمارے لئے حجت نہیں۔

پھر مرزا قادیانی نے گستاخانہ جسارت سے یہ بھی لکھا ہے کہ خواب میں انبیاء علیہم السلام اور خدا تعالیٰ کی شکل وصورت بن کر شیطان بھی آجاتا ہے۔ حالانکہ یہ وہ بات ہے جو کہ خود مرزا قادیانی کے اپنے مسلمات کے بھی سراسر خلاف ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱۰۳...... یہ کہنا بیجا ہے کہ خواب یا کشف میں شیطان متمثل ہو کر ظاہر ہو۔ کیونکہ شیطان انبیاء کی صورت پر متمثل نہیں ہوتا۔ (نور الحق حصہ اوّل ص ۴۲، خزائن ج ۸ ص ۵۷)

نوٹ: آپ نے دیکھا قادیانی نبوت کی بے اصولی، وہاں اقرار یہاں انکار۔ سچ ہے۔

تیری نگاہ کا اب تک کوئی اصول نہیں
مذاق دید کو آوارگی قبول نہیں

پس ثابت ہوا کہ حضرت میر صاحب اپنے کشف اور خواب میں یقیناً صادق اور مرزا قادیانی سراسر کاذب۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب مرحوم اور مرزا قادیانی کے نزدیک ان کا مقام

ڈاکٹر صاحب کو مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ مسیحیت میں بطور دلیل پیش کیا ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۱۰۴...... ''حدیث میں آ چکا ہے کہ مہدی کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی۔ جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ وہ پیش گوئی آج پوری ہوگئی...... بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق وصفا رکھتے ہیں...... اور وہ یہ ہیں...... ڈاکٹر عبدالحکیم خان وغیرہم!''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۰، خزائن ج۱۱ ص۳۲۴، آئینہ کمالات اسلام ص۵۸۲، خزائن ج۵ ص ایضاً)

۱۰۵...... ''حبی فی اللہ میاں عبدالحکیم خان۔ جوان صالح ہے۔ علامات رشد وسعادت اس کے چہرے سے نمایاں ہیں۔ زیرک اور فہیم آدمی ہیں۔ انگریزی زبان میں عمدہ مہارت رکھتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ خداتعالیٰ کئی خدمات اسلام ان کے ہاتھ سے پوری کرے۔''

(ازالہ اوہام ص۸۰۸، خزائن ج۳ ص۵۳۷)

۱۰۶...... ڈاکٹر صاحب کی تفسیر القرآن بالقرآن کی تعریف: ''یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے۔ جس کو جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی۔اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا ہے۔ نہایت عمدہ، شیریں بیان، قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں۔ دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔''

(البدر نمبر۳۸ ج۲، مورخہ ۹ راکتوبر ۱۹۰۳ء)

ڈاکٹر صاحب کا قبول حق اور مرزائی مذہب سے بیزاری

جب کھل گئی بطالت پھر اس کو چھوڑ دینا
نیکوں کی ہے یہ سیرت راہ ہدیٰ یہی ہے

حضرات! یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ انکشاف صداقت اور قبول حق کے لئے خدا کی طرف سے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ چونکہ جب تک فضل خداوندی انسان کے شامل حال نہ ہو۔ صراط مستقیم اور راہ ہدایت کا میسر ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے کہ انسان اپنی عقل میں غلطی کر سکتا ہے۔ لیکن خدا تو اپنی راہنمائی میں غلطی نہیں کر سکتا۔ تاریخ اسلام میں اس قسم کے متعدد واقعات موجود ہیں کہ

پیغمبر آخرالزمان کے بعد مرزا قادیانی کی طرح کئی مدعیان نبوت باطلہ پیدا ہوئے۔ جن پر ہزاروں نہیں۔ بلکہ لاکھوں مردودان ازلی انسانوں نے ایمان لا کر اپنی عاقبت کو برباد کیا۔ ان جھوٹے نبیوں پر ایمان لانے والوں میں بعض بڑے بڑے لائق وقابل تھے۔ یعنی بظاہر اس قدر لائق وقابل کہ قادیانی نبوت اور خلافت ان کے سامنے کوئی چیز ہی نہیں ہے اور پھر ان کذابوں اور دجالوں کو کافی ترقی اور عروج حاصل ہوا۔ چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

۱۰۷...... ”حضرت نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ایک خطرناک زمانہ پیدا ہوگیا تھا۔ کئی فرقے عرب کے مرتد ہوگئے اور جھوٹے پیغمبر کھڑے ہوگئے تھے...... خدا نے حضرت ابوبکرؓ کے کاموں میں برکت دی اور نبیوں کی طرح اس کا اقبال چمکا۔ اس نے مفسدوں اور جھوٹے نبیوں کو خدا سے قدرت اور جلال پا کر قتل کیا۔“ (تحفہ گولڑویہ ص۵۸، ۵۹، خزائن ج۱۷ ص۱۸۵، ۱۸۶)

(دعا ہے کہ قادر مطلق موجودہ دور کے مسلمانوں کو بھی یہ قدرت وجلال عطا کرے تاکہ باطل اور جھوٹے پیغمبروں کی ایمان ربا تحریکوں کے خاتمہ سے اسلام مقدس کا نورانی چہرہ روشن ہو۔ آمین ثم آمین!)

آنحضرت ﷺ کے بعد ”چند شریر لوگوں نے پیغمبری کا دعویٰ کر دیا۔ جن کے ساتھ کئی لاکھ بدبخت انسانوں کی جمعیت ہوگئی اور دشمنوں کا شمار اس قدر بڑھ گیا کہ صحابہؓ کی جماعت ان کے آگے کچھ بھی چیز نہ تھی...... جس شخص کو اس زمانہ کی تاریخ پر اطلاع ہے۔ وہ گواہی دے سکتا ہے کہ وہ طوفان ایسا سخت طوفان تھا کہ اگر درحقیقت اسلام خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو اس دن اسلام کا خاتمہ تھا۔“ (تحفہ گولڑویہ ص۵۹، ۶۰، خزائن ج۱۷ ص۱۸۷، ۱۸۸)

(باطل کی ترقی کا یہ عالم ہے تو پھر مرزائی امت اپنی نام نہاد عارضی ترقی کو دلیل صداقت کیوں سمجھتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے شریر، ان کو ماننے والے بدبخت، خدا بچائے۔ آمین!)

۱۰۸...... ”غور کا مقام ہے کہ جس وقت نبی کریم ﷺ نبوت حقہ کی تبلیغ کر رہے تھے۔ اس وقت مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے کیا کیا فتنے برپا کر دیئے تھے...... ایسا ہی ابن صیاد نے بہت فتنہ ڈالا تھا اور یہ تمام لوگ ہزارہا لوگوں کی ہلاکت کا موجب ہوئے تھے۔“

(مکتوبات احمدیہ ج۵ نمبر۲ ص۱۱۳، بنام حکیم نوردین)

پس مرزا قادیانی کے ان ہر دو مذکورہ بالا حوالوں سے روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ

پیغمبر اسلام علیہ السلام کے بعد چند شریر اور بدمعاش اٹھے۔ جنہوں نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا اور ان کی بیعت کرنے والے بدبخت لاکھوں کی تعداد میں پیدا ہو گئے۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱۰۹...... "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"

(بدر مورخہ ۵ رمارچ ۱۹۰۸ء ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

شاید کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ وہ جھوٹے پیغمبر منکر اسلام تھے اور مرزائی بظاہر مصدق اسلام ہیں۔ سو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ جو نوعیت دعویٰ اسلام کی اس وقت مرزائیوں کی ہے۔ وہی نوعیت ان کی تھی۔ یعنی جس طرح مرزائی مرزا قادیانی کے انکار کی وجہ سے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی مسلمانوں کو اپنے خانہ ساز پیغمبروں کے انکار کی وجہ سے کافر سمجھتے تھے۔ ورنہ اسلام کے دعویدار بظاہر وہ بھی تھے۔ چنانچہ اس امر کا اعتراف خود امت مرزائیہ کو بھی ہے۔ ملاحظہ ہو:

۱۱۰...... "مسیلمہ کذاب مع اپنی جماعت کے بظاہر اسلام میں داخل ہو چکا تھا۔ اعمال سحریہ وغیرہ میں اس کو بڑا دخل تھا۔ مسیلمہ کذاب کے ساتھ بہت کثیر آدمی ہو گئے تھے۔"

(ریویو ج ۷ نمبر ۶، ۷، ماہ جون و جولائی ۱۹۰۸ء ص ۲۲۶ قادیان)

مگر باوجود ان تمام ناقابل رہائی ایمان ربا ولفریبیوں اور باطل پرستیوں کے پھر بھی ان گرفتاران الحاد و ضلالت میں بعض ایسے اشخاص موجود ہوتے ہیں کہ جن میں فطرتی طور پر کوئی نہ کوئی نیکی اور خوبی پوشیدہ ہوتی ہے۔ جس کی بدولت کبھی نہ کبھی ایسے گمراہ شدہ انسان بھی خداوند عالم کی رہنمائی میں صداقت ابدی یعنی نور اسلام کی طرف رجوع کر لیتے ہیں۔

ان میں سے ایک ہمارے ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بھی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کافی عرصہ مرزا قادیانی کے مرید رہے۔ آخر ہادی برحق نے ان کی رہنمائی کی اور ان کو شمع ہدایت سے منور فرمایا۔ "ذالك فضل الله يوتيه من يشاء"

چونکہ ڈاکٹر صاحب صدق و صفا کی خصلت رکھتے تھے اور رشد و سعادت کی علامات ان کے چہرے سے نمایاں تھیں۔ نیز خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ ان سے اسلام کی خدمات لی جائیں۔ اس لئے ترک مرزائیت کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے نہایت تحدی کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ خداوندی عالم نے بذریعہ الہام مجھے اطلاع دی ہے کہ میں صادق ہوں اور مرزا قادیانی کاذب۔

میں حق پر ہوں اور مرزا قادیانی باطل پر اور میرے صادق ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ مرزا قادیانی میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے خدا کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ:

۱۱۱...... ''مرزا مسرف، کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔'' (تبلیغ رسالت ج۱۰ص۱۱۵، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۵۵۹)

ڈاکٹر صاحب کا کیسا واضح اور صاف الہام ہے کہ صادق کے سامنے شریر ہلاک ہوگا۔ اب اس میں کسی تاویل وغیرہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جو کاذب اور شریر ہوگا وہ پہلے مرے گا۔

اب مرزا قادیانی نے دیکھا کہ وہ شخص جس کو کہ میں نے کل دنیا کے سامنے اپنے دعویٰ مہدویت میں بطور ایک دلیل کے پیش کیا تھا۔ آج وہ شخص نہ صرف مجھ سے منحرف ہی ہوگیا ہے۔ بلکہ میری مہدویت پر ضرب کاری لگاتا ہوا اور اس کو باطل کرتا ہوا نہایت تحدی سے یہ بھی اعلان کرتا ہے کہ وہ صادق اور میں شریر ہوں اور اپنی صدقت کا معیار پیش کرتا ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ اب مرزا قادیانی نے ملا آن باشد کہ چپ نہ شود۔ کی مثال کے مطابق ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے مقابلے میں جواب شائع کیا۔ مگر کرشمۂ قدرت دیکھئے کہ وہ جواب بھی برق آسمانی بن کر مرزا قادیانی کے خانہ ساز دعویٰ مہدویت اور نبوت کو خاکستر کر کے گیا۔

اب جواب ملاحظہ ہو۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱۱۲...... ''اس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے۔ چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہوگئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذاب، مکار، شیطان، دجال، شریر، حرام خور، رکھا ہے اور مجھے خائن، شکم پرست، نفس پرست، مفسد، مفتری اور خدا پر افتراء کرنے والا قرار دیا ہے اور کوئی ایسا عیب نہیں ہے جو میرے ذمہ نہیں لگایا۔ گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ان تمام بدیوں کا مجموعہ میرے سوا کوئی نہیں گذرا اور پھر اس پر کفایت نہیں کی۔ بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے میری عیب شماری کے بارہ لیکچر دیئے...... اور انواع واقسام کی بدیاں عام جلسوں میں میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دنیا کے لئے ایک خطرناک اور شیطان سے بدتر ظاہر کیا...... اور پھر میاں عبدالحکیم صاحب نے اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ

پیش گوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ یہ شخص تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ کذاب اور مفتری ہے۔ میں نے اس کی ان پیش گوئیوں پر صبر کیا۔ مگر آج جو ۱۴راگست ۱۹۰۶ء ہے۔ پھر اس کا خط آیا ہے۔ اس میں بھی لکھا ہے...... کہ ۱۲رجولائی ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونے کی خبر مجھ دی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائے گا۔ جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی۔ تو اب میں بھی اس بات میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اس کی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے۔ میں بھی شائع کروں۔ کیونکہ اگر درحقیقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذاب ہوں...... تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں۔ تاکہ لوگ میرے فتنہ سے نجات پاویں...... وہ پیش گوئی جو خدا کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں...... ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ ''رب فرّق بین صادق وکاذب '' (المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۱۶راگست ۱۹۰۶ء، تبلیغ رسالت ج ۱۰ص ۱۱۳، مجموعہ اشتہارات ج ۳ص ۵۵۷تا۵۶۰)

۱۱۳...... الہام: ''خدا نے مجھے فرمایا کہ میں رحمان ہوں۔ میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا اور پھر فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ میں اس کو جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا۔ تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں۔ یہ عظیم الشان پیش گوئی ہے۔ جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست کا بیان فرمایا ہے اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب فیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔'' (خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۵رنومبر ۱۹۰۷ء، تبلیغ رسالت ج ۱۰ص ۱۳۱، مجموعہ اشتہارات ج ۳ص ۵۹۰،۵۹۱)

۱۱۴...... ''آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴راگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا اور یہ اس کی سچائی کے لئے ایک نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے...... اس نے یہ پیش گوئی کی ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴راگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی ہے

کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خداتعالیٰ کی نظر میں صادق ہے۔ خدا اس کی مدد کرے گا۔"

(چشمہ معرفت ص ۳۲۱، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۶، ۳۳۷)

("اگر کوئی قسم کھا کر کہے کہ فلاں مامور من اللہ جھوٹا ہے اور خدا پر افتراء کرتا ہے اور دجال ہے اور بے ایمان ہے۔ حالانکہ دراصل وہ شخص صادق ہو اور یہ شخص جو اس کا مکذب ہے۔ مدار فیصلہ یہ ٹھہرائے کہ اگر یہ صادق ہے تو میں پہلے مرجاؤں اور اگر کاذب ہے تو میری زندگی میں یہ شخص مرجائے تو ضرور خدا اس شخص کو ہلاک کرتا ہے۔ جو اس قسم کا فیصلہ چاہتا ہے۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۱) جیسا کہ مرزا قادیانی کا انجام ہوا)

نوٹ: حضرات! حق و باطل کا فیصلہ کن معرکہ آپ کے سامنے ہے۔ جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کا یہ الہام کہ صادق کے سامنے شریر ہلاک ہوگا۔ حرف بحرف پورا ہوا اور مرزا قادیانی کا الہام کہ میرا دشمن یعنی ڈاکٹر عبدالحکیم میری آنکھوں کے سامنے ہلاک ہوگا اور خدا میری عمر کو بڑھادے گا۔ از سرتاپا غلط ثابت ہوا۔ چنانچہ "مرزا قادیانی مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء بمقام لاہور بمرض ہیضہ ہلاک ہوگئے۔" (دیکھو بدر مورخہ ۲ رجون ۱۹۰۸ء، حیات ناصر ص ۱۴)

اور جناب ڈاکٹر صاحب موصوف ۱۹۱۹ء کو اپنی طبعی موت سے انتقال فرما کر اپنے ہادیٔ برحق سے جاملے۔

مشائخ وعلماء حقانی اور مرزا قادیانی

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ: "اگر خداتعالیٰ کہہ دے کہ میں جھوٹا ہوں تو بیشک میں جھوٹا ہوں۔" (پیغام احمدیت ص ۴۳)

چنانچہ خداتعالیٰ نے مشائخ اور علماء حقانی کو خبر دی کہ مرزا قادیانی کافر اور کذاب ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی ان مشائخ اور علماء کے اقوال خود اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں:

۱۱۵...... "ویقولون قد انبأنا اللہ انه کافر کذاب ویصرون علیٰ قولهم وهم یکذبون" (آئینہ کمالات ص ۴۰۹، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

"میگویند خدا مارا آگاہی دادہ کہ او کافر وکذاب است واصرار برایں قول دارند

وتکذیب میکند" (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱۷،۴۱، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

نوٹ! آپ نے دیکھا کہ مرزا قادیانی کو خود صاف اقرار ہے کہ ان حضرات نے نہایت اصرار وتحدی سے یہ اعلان کیا ہے کہ مرزا کافر اور کذاب ہے۔ دراصل ان حضرات کا یہ اعلان صحیح ہے۔ اس لئے کہ قرآن وحدیث کی نصوص قطعیہ سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے اور جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ یقیناً کافر و کذاب ہے۔

اب ہم آپ کے سامنے ایک عالم باعمل اور شیخ کامل یعنی حضرت سید حسن شاہ جیلانی نوراللہ مرقدہ درگاہ فاضلیہ بٹالہ شریف کی پیش گوئی پیش کرتے ہیں جو کہ آپ نے خداوند عالم سے علم پاکر مرزا قادیانی کے دعویٰ سے ۳۶ برس پیشتر فرمائی تھی اور پھر یہ پیش گوئی کتاب "ارشاد المسترشدین" میں بھی شائع ہوئی۔ کتاب "ارشاد المسترشدین" ۱۰ رجمادی الاوّل ۱۳۱۳ھ مطابق ۳۰ راکتوبر ۱۸۹۵ء میں طبع ہو کر منظر عام پر آچکی تھی۔ یعنی یہ کتاب مرزا قادیانی کی موت سے ۱۳ سال پہلے ہی چھپ چکی تھی۔ (دیکھو کتاب ہذا ص ۱۷۸)

(مؤلف کتاب حضرت حسن شاہؒ کے فرزند ارجمند جناب سید ظہور الحسن شاہ صاحب مرحوم ہیں)

نیز یاد رہے کہ مرزا قادیانی کے خاندان کو حضرت حسن شاہؒ کے ساتھ ایک خاص عقیدت تھی۔ چنانچہ حصول فیوض وبرکات کے لئے اس خاندان کی قادیان سے بٹالہ شریف ہمیشہ آمدورفت رہتی تھی۔

اصل پیش گوئی ملاحظہ ہو:

۱۱۶...... خرق عادات وکرامات حضرت حسن شاہ صاحبؒ، مرزا غلام مرتضیٰ مرحوم پدر مرزا غلام احمد کہ: "اباعن جد عقیدہ بایں خاندان علیا داشتند حتیٰ کہ برادر ایشاں بروقت مرگ فقیر راطلبیدہ توبہ بردست فقیر نمود۔ روزے پیش حضرت آمدہ التماس نمود کہ فرزند خوردمن یعنی مرزا غلام احمد در سیالکوٹ ملازم است۔ میخواہم کہ برائے کاروبار خود طلبیدہ مختار عام در مقدمات خود نمائم۔ حضرت امر فرمودند و نیچاں مرزا قادیانی کلاں کردند۔ روزے مرزا غلام احمد صاحب حاضر شدند حضور ایشان فرمودند بر عقیدہ اہل سنت وجماعت ثابت مانی و تابع نفس و ہوا نشوی۔ بعد

رفتن ایشاں حافظ عبدالوہاب کہ پروفیسر عربی در یونیورسٹی بودند وشاگرد ومرید خاص آنحضرت عرض نمودند کہ ہدایت فرمودید۔ ارشاد کردند کہ بعد چند مدت دماغش خراب خواہد شد، شائد کہ ایں کس مدعی رسالت العیاذ باللہ نگردد۔ در نسخہ معراج السالکین درالہامات خود حضرت تحریر فرمودہ بودند کہ من از الہام ربانی تحریر میکنم کہ در قادیان قرن شیطان ظاہر خواہد شد۔ وادعائے نبوت خواہد نمود۔ سبحان اللہ بعد سہ وشش سال ایں الہام بظہور پیوست کہ مرزا قادیانی مدعی مسیح موعود بودن گردیدند خدا پناہ بدہد۔" (ارشاد المسترشدین ص ۱۶۱)

یعنی مرزا غلام مرتضٰی نے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے لڑکے مرزا غلام احمد قادیانی کو سیالکوٹ سے منگوا کر اپنے خانگی کاروبار میں مختار عام کر دوں۔ حضرت صاحب نے اس کی اجازت فرمادی۔ چنانچہ ایک دن مرزا قادیانی غلام احمد قادیانی حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ اے مرزا عقیدہ اہل سنت وجماعت پر ثابت رہنا اور نفسانی خواہشات کی اتباع نہ کرنا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کچھ مدت کے بعد اس شخص کا دماغ خراب ہو جائے گا۔

(مرزا قادیانی کو علاوہ دیگر متعدد امراض کے مرض مراق وہسٹریا بھی تھی۔ ثبوت کے لئے دیکھو رسالہ تشحیذ الاذہان جون ۱۹۰۶ء بدر ۷رجون ۱۹۰۶ء سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۱۳، الفضل ۳۰ راپریل ۱۹۲۴ء، ریویو ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱)

خدا کی پناہ یہ شخص کہیں رسالت کا دعوٰی نہ کردے۔ معراج السالکین میں تحریر فرمایا کہ میں الہام ربانی سے ایہ امر تحریر کرتا ہوں کہ قادیان میں شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا اور وہ نبوت کا دعوٰی کرے گا۔ مرزا قادیانی نے اس الہام الٰہی کے ۳۶ سال بعد دعوٰی مسیح موعود کر کے اس الہام کی صداقت کو پورا کر دیا۔ خدا کی پناہ۔

نوٹ: مرزائی مذہب کے باطل ہونے پر کیسی صاف پیش گوئی ہے؟ خدا ہدایت دے۔ آمین!

مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے پر علماء امت کے الہامات

مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ: "خدا تعالیٰ کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ آیا میں سچا ہوں یا جھوٹا۔" (پیغام احمدیت ص ۴۳)

اب آپ کے سامنے علمائے کرام کے صرف وہ الہامات اور بیانات پیش کئے جاتے ہیں کہ جن کو مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔

۱۱۷...... ''کسی نے اس عاجز کو کافر ٹھہرایا اور کسی نے اس کا نام ملحد رکھا۔ جیسا کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب خلف مولوی محمد لکھو کے والا نے اس عاجز کا نام ملحد رکھا...... ان لوگوں نے اس پر بس نہیں کی۔ بلکہ یہ بھی چاہا کہ خداتعالیٰ کی طرف سے بھی اس بارہ میں کوئی شہادت ملے۔ تو بہت خوب۔ چنانچہ انہوں نے استخارے کئے...... پس مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور ان کے رفیق میاں عبدالحق صاحب غزنوی...... کی زبان پر جاری ہو گیا کہ یہ عاجز جہنمی ہے اور ملحد ہے اور ایسا کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا۔''
(ازالہ اوہام ص ۲۵۴، ۲۵۵، خزائن ج ۳ ص ۲۲۸)

(اس مقام پر ان حضرات کے استخارہ پر مرزا قادیانی نے حسب عادت اپنی طرف سے بہت سے غلط حاشیئے چڑھائے ہیں۔ ایسے حاشیئے کہ جن کا نفس استخارہ سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ ہاں صاحب! اگر شیطان کسی گمراہ شخص کے کان میں کہہ دے کہ مرزا قادیانی سچے ہیں تو پھر بقول آپ کے استخارہ صحیح ہے اور اگر خداتعالیٰ اپنی راہنمائی میں اپنے کسی مقبول بندے کو فرمائے کہ مرزا قادیانی جھوٹے ہیں تو پھر نعوذ باللہ استخارہ غلط۔ صد حیف بریں دانش!)

۱۱۸...... ''میاں عبدالحق صاحب غزنوی اور مولوی محی الدین صاحب لکھو والے اس عاجز کے حق میں لکھتے ہیں کہ ہمیں الہام ہوا ہے کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ چنانچہ عبدالحق صاحب کے الہام میں تو صریح ''سیصلیٰ ناراً ذات لهب'' موجود ہے اور محی الدین صاحب کو یہ الہام ہوا ہے کہ یہ شخص ایسا ملحد اور کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا...... غرض ان دونوں صاحبوں نے اس عاجز کی نسبت جہنم اور کفر کا فتویٰ دے دیا اور بڑے زور سے اپنے الہامات کو شائع کر دیا۔ ہم اس جگہ ان صاحبوں کے الہامات کے متعلق کچھ زیادہ لکھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ صرف اس قدر تحریر کرنا کافی ہے کہ الہام رحمانی بھی ہوتا ہے اور شیطانی بھی اور جب انسان اپنے نفس کو دخل دے کر کسی بات کے لئے استخارہ کرتا ہے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔ یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۲۸، خزائن ج ۳ ص ۴۳۹، مکتوبات احمدیہ ج ۵ نمبر ۲ ص ۹۱، بنام حکیم نورالدین)

نوٹ: اب جب کہ تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء اور رسولوں کی وحی بھی دخل شیطانی سے نعوذ باللہ محفوظ نہیں تو پھر مسلمانوں کو اپنی خانہ ساز نبوت کے پرکھنے کے لئے استخارہ کی دعوت دینا تمہاری کیا پرفریب چال نہیں۔ کیا مشائخ امت اور علمائے اسلام نے استخارے نہیں کئے۔ جن میں ان حضرات کو خداوند عالم نے اپنی راہنمائی کے ذریعہ اطلاع دی کہ مرزا قادیانی کذاب دجال اور کافر جہنمی ہے۔

چونکہ جب قرآن وحدیث میں ختم نبوت کے متعلق خدا ورسول کے واضح اور صریح احکام موجود ہیں تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا اور اس کا آخری رسول اپنے ہی قانون وتعلیم کے خلاف کسی مسلمان کو الہام وخواب میں یہ اطلاع دے کہ سید المرسلین، خاتم النبیین ﷺ کے بعد سلسلۂ نبوت ورسالت جاری ہے اور یہ کہ مرزا قادیانی نعوذ باللہ اپنے دعویٰ میں صادق ہے اور سچا رسول ہے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہو تو پھر خدا کا حقیقی اور غیر مبدل کلام باطل اور جھوٹا ثابت ہوتا ہے اور یہ قطعی محال ہے۔

برادران ملت! اس بارہ میں کہ مرزا قادیانی کاذب اور مرزائی مذہب سراسر باطل ہے۔ بزرگان دین اور علماء اسلام کے ہزاروں کشوف والہام موجود ہیں۔ جو کہ ہم پھر کسی فرصت میں انشاء اللہ کتابی صورت میں بعنوان "بشارات محمدیہ" آپ حضرات کے سامنے پیش کریں گے۔ اس وقت ہم سردست انہی الہامات اور استخاروں کو پیش کر رہے ہیں کہ جن کو خود مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔ تاکہ یہ مسلمہ ہدایت نامہ مرزائی امت پر بھی حجت ہو سکے۔ تاریخ مرزائیت کے واقعات میں یہ امر کیا مشکل اور بعید ہے کہ حضرت میر عباس علی شاہ اور جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرحومین اور دیگر تائبین کی طرح کسی متلاشی صداقت مرزائی کے لئے موجب ہدایت ثابت ہو۔

حضرت مولانا ظفر علی خان فرماتے ہیں۔

دین قیم بن گیا بازیچۂ اہل ہوئی
ہر طرف مذہب نئے ایجاد ہو جانے لگے
منکر ختم نبوت ہو کے اہل قادیاں
اپنے وقتوں کے ثمود و عاد ہو جانے لگے

لہٰذا بزرگان ربانی اور علماء حقانی کے استخارہ کے متعلق ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو جو کہ مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے پر مکمل دال ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔

۱۱۹...... ''ایک بزرگ اپنے ایک واجب التعظیم مرشد کی ایک خواب جس کو اس زمانہ کا قطب الاقطاب وامام الابدال خیال کرتے ہیں۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے پیغمبر خدا ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ ایک تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اور گرداگرد تمام علمائے پنجاب اور ہندوستان، گویا بڑی تعظیم کے ساتھ کرسیوں پر بٹھائے گئے تھے اور تب یہ شخص جو مسیح موعود کہلاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ جو نہایت کریہہ شکل اور میلے کچیلے کپڑوں میں تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ کون ہے۔ تب ایک عالم ربانی اٹھا اور اس نے عرض کی کہ یا حضرت یہی شخص مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ دجال ہے۔ تب آپ کے فرمانے سے اسی وقت اس کے سر پر جوتے لگنے شروع ہوئے۔ جن کا کچھ حساب اور اندازہ نہ رہا اور آپؐ نے ان تمام علمائے پنجاب اور ہندوستان کی بہت تعریف کی۔ جنہوں نے اس شخص کو کافر اور دجال ٹھہرایا اور آپؐ بار بار پیار کرتے اور کہتے تھے کہ یہ میرے علمائے ربانی ہیں۔ جن کے وجود سے مجھے فخر ہے...... خواب میں یہ حصہ داخل ہے کہ علمائے پنجاب اس پیغمبر صاحب کے دربان میں بڑی تعظیم کے ساتھ کرسیوں پر بٹھائے گئے تھے اور تمام عالم امرتسری، بٹالوی، لاہوری، لدھیانوی، دہلوی، وزیر آبادی، رد پڑی، گولڑوی وغیرہ اس دربار میں کرسیوں پر زینت بخش تھے اور پیغمبر صاحب نے میری تکفیر اور توہین کی وجہ سے بڑا پیار ان سے ظاہر کیا تھا اور بڑی محبت تعظیم سے پیش آئے تھے۔ یہ خواب کا مضمون ہے جو خط میں میری طرف لکھا گیا تھا۔ جس کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اس خواب کا دیکھنے والا ایک بڑا بزرگ پاک باطن ہے۔ جس کو دکھلایا کہ یہ سب مولوی پنجاب اور ہندوستان کے اقطاب اور ابدال کے درجہ پر ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۵۳، ۵۴، خزائن ج۱۷ ص۱۷۶ تا ۱۷۹)

(''لا شك فيه كما قال رسول الله ﷺ في حديث علماء امتي كانبياء بني اسرائيل ''یعنی یہ لوگ اگرچہ نبی نہیں پر نبیوں کا کام ان کے سپرد کیا جاتا ہے)

(حمامۃ البشریٰ ص۸۲، خزائن ج۷ ص۳۰۱، براہین احمدیہ ص۵۰۴، خزائن ج۱ ص۶۰۱)

نوٹ: بزرگان دین اور علمائے اسلام کی یہ وہ مبارک اور جامع خواب ہے کہ جس کو خود

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں درج کر کے شائع کیا ہے۔ اگر اب بھی مرزائی امت، نبوت مرزا اور مسیحیت مرزا سے تائب ہو کر داخل اسلام نہ ہو تو پھر ان کے استخارہ اور ایمان کی حقیقت معلوم شد۔ خدا ہدایت کرے۔ آمین!

حق و باطل میں خدائی فیصلہ اور قادیانی نبوت کا انجام

گفت مرزا مرثناء اللہ را
مرد اوّل ہر کہ ملعون خداست

حضرات! یہ حقیقت ہے کہ جب ایک جھوٹا اور باطل پرست انسان حق کے مقابلہ میں مغلوب ہو جاتا ہے تو پھر وہ اپنی بطالت کو چھپانے کے لئے عجیب و غریب بہانے اور سہارے تلاش کرتا ہے۔ تا کہ ان خانہ ساز بہانوں اور سہاروں ہی سے مخلوق خدا کو فریب دیا جا سکے۔ حالانکہ ایسی فریب وہ چالیں خود الٹ کر اس باطل پرست انسان کے لئے ہی تباہی کا مؤجب ہو جاتی ہیں۔ یہ وہ حقیقت ہے کہ جس کو خود مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتاب میں تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱۲۰...... ”وہی اسباب جو اپنی بہتری یا ناموری کے لئے ایک مجرم جمع کرتا ہے۔ وہی اس کی ذلت اور ہلاکت کا موجب ہو جاتے ہیں۔ قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے ہی دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔“

(استفتاء اردو ص ۷، ۸، خزائن ج ۱۲ ص ۱۱۵، ۱۱۶)

۱۲۱...... مثال اوّل: آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں ابوجہل نے یہ دعا مانگی تھی کہ خداوند ہم دونو فریق میں سے جو اعلیٰ اور اکرم اور صادق ہو اسے فتح دے اور مفسد و کاذب کو ذلیل و رسوا اور ہلاک کر۔ خداوند! اگر فی الواقع یہ ہی دین (اسلام) حق ہے تو ہم پر عذاب نازل کر۔ (انفال)

آخر ابوجہل نے جو کچھ مانگا تھا۔ اس کا جواب جنگ بدر میں اس کو مل گیا اور حضور ﷺ کے سامنے ہی جنگ بدر میں قتل ہو کر جہنم رسید ہو گیا۔ (بخاری کتاب التفسیر)

(چنانچہ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں کہ: ”ابوجہل نے بدر کی لڑائی میں یہ دعا کی تھی کہ اے خدا ہم دونوں میں سے جو محمدؐ اور میں ہوں۔ جو شخص تیری نظر میں جھوٹا ہے۔ اس کو ایسے موقع قتال میں ہلاک کر۔“ (اربعین نمبر ۳ ص ۱۹، خزائن ج ۱۷ ص ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴)

مثال دوئم: بعینہ اسی طرح ابوجہلی سنت کے مطابق مرزا قادیانی نے بھی ایک خادم اسلام مولانا ثناء اللہ صاحبؒ کے مقابلہ میں دعا مانگی اور حق و باطل میں خدائی فیصلہ چاہا۔ اس کے بعد خدا کی طرف سے قادیانی نبوت کا جو انجام ہوا۔ وہ مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل پیش کردہ دعا میں ملاحظہ کریں۔

۱۲۲...... مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ۔ ''بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ مدت سے آپ کے پرچہ میں میری تکذیب کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ آپ مجھے اپنے پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں...... کہ آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں۔ جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں۔ بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیش گوئی نہیں محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک! اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں تو میرے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین! مگر اے میرے صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے۔ حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے۔ بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ آمین یا رب العالمین! میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ مجھے چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں......اور دور دور

ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے۔ اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین! بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

(مرزا قادیانی، مورخہ ۱۵ر اپریل ۱۹۰۷ء، تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص ۱۲۰، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۸، ۵۷۹)

نوٹ: چنانچہ مرزا قادیانی اس فیصلہ کے مطابق جو انہوں نے دعا کے طور پر خدا تعالیٰ سے چاہا تھا۔ بمقام لاہور مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء بروز منگل مرض ہیضہ سے ہلاک ہو گئے۔ کیونکہ بقول مرزا قادیانی مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے جو کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں سچے اور صادق تھے۔ مرزا قادیانی کے الہام کے مطابق کہ: "جو وجود لوگوں کے لئے نفع رساں ہو۔ وہ زمین پر زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ر اگست ۱۹۰۳ء، تذکرہ ص ۴۱۴ طبع ۳)

"بعض اوقات بعض فاسق فاجر زانی، ظالم، غیر متدین، چور، حرام خور اور طوائف یعنی کنجریوں کو بھی سچی خوابیں کشوف الہام ہو جاتے ہیں۔" (حقیقت الوحی ص ۲، ۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵)

(مولانا ثناء اللہ) ایک بابرکت اور نفع رساں عمر پا کر ۱۹۴۸ء میں سرزمین پاکستان میں آ کر رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

قادیانی مسیح اور مرض ہیضہ

اس کے بیماروں کا ہو گا کیا علاج
کالرہ سے خود مسیحا مر گیا

مرزا قادیانی کی یہ درخواست کہ "اے خدا اگر میں کذاب ہوں تو مجھے ہیضہ سے ہلاک کر" پوری ہو گئی۔ چنانچہ اس بارہ میں مرزا قادیانی اور مرزائی امت کی شہادت ملاحظہ ہو۔

۱۲۳...... ۳۰ر جولائی ۱۹۰۷ء کو مرزا قادیانی کو الہام ہوا۔ "ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے۔" (تذکرہ ص ۷۲۵، طبع ۳)

(الہامی الفاظ میں کیسی فصاحت ٹپک رہی ہے؟ یعنی "آمدن" قادیانی لغت میں سلطان القلمی کا غالباً یہی معیار ہے)

۱۲۴...... مورخہ ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل قریباً ساڑھے دس بجے دن ''ایک بڑا دست'' آیا اور نبض بالکل بند ہوگئی۔ (بدر مورخہ ۲؍جون ۱۹۰۸ء)

''ہیضہ شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔'' (تذکرہ ص ۱۰۰ طبع ۳)

۱۲۵...... مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد اور مرزا قادیانی کی بیوی کی شہادت۔

''چنانچہ مرزا بشیر احمد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔'' خاکسار مختصر عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ۲۵؍مئی ۱۹۰۸ء یعنی پیر کی شام کو بالکل اچھے تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد خاکسار باہر سے آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ والدہ صاحبہ کے ساتھ پلنگ پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔ میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا...... رات کے پچھلے پہر صبح کے قریب مجھے جگایا گیا...... تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود اسہال کی بیماری سے سخت بیمار ہیں اور حالت نازک ہے۔ جب میں نے پہلی نظر حضرت مسیح موعود کے اوپر ڈالی تو میرا دل بیٹھ گیا۔ کیونکہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے نہ دیکھی تھی...... اتنے میں ڈاکٹر نے نبض دیکھی تو ندارد۔ سب سمجھے کہ وفات پاگئے...... مگر تھوڑی دیر کے بعد نبض میں پھر حرکت پیدا ہوئی۔ مگر حالت بدستور نازک تھی...... نو بجے کے بعد حضرت صاحب کی حالت زیادہ نازک ہوگئی اور تھوڑی دیر کے بعد آپ کو غرغرہ شروع ہوگیا...... خاکسار نے یہ روایت...... جب دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا...... کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے...... تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔ تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا۔ مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے...... اس لئے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہوگئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا: ''اللہ یہ کیا ہونے والا ہے۔'' تو آپ نے کہا یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ کیا آپ سمجھ گئیں تھیں کہ حضرت صاحب کا کیا منشاء تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ ہاں...... تھوڑی دیر تک غرغرہ کا سلسلہ جاری رہا اور ہر آن سانسوں کے درمیان کا وقفہ لمبا ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ آپ نے ایک لمبا سانس لیا اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۹ تا ۱۲، روایت نمبر ۱۲)

۱۲۶...... مرزا قادیانی کی اپنی شہادت کہ مجھے ہیضہ ہوگیا ہے۔ میر ناصر نواب جو کہ مرزا قادیانی کے مخصوص صحابی اور خسر ہیں۔ جن کی مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں بہت تعریف کی ہے اور امت مرزائیہ کے نانا جان ہیں۔ مرزائی امت نے میر صاحب کے حالات زندگی بعنوان "حیات ناصر" کتابی صورت میں شائع کیے ہیں۔

(بیان مرزا قادیانی "میر ناصر صاحب موصوف علاوہ رشتہ روحانی کے جسمانی بھی اس عاجز سے رکھتے ہیں کہ اس عاجز کے خسر ہیں۔ نہایت یک رنگ اور صاف باطن ہیں۔")

(ازالہ اوہام ص ۸۰۴، خزائن ج ۳ ص ۵۳۵)

ہیضہ کے متعلق بزبان مرزا قادیانی ان کا بیان ذیل میں ملاحظہ ہو۔

"مرزا قادیانی جس رات کو بیمار ہوئے۔ اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔" (حیات ناصر ص ۱۴) (کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے)

جھوٹی قسم اور مرزا قادیانی کا انجام

حضرات: کذبات مرزا کی فہرست لاتعداد ہے۔ لیکن سر دست ہم مرزا قادیانی کی ایسی تحریرات پیش کر رہے ہیں کہ جن کا زیادہ تر تعلق خلیفہ صاحب کے پیش کردہ معیار استخارہ، دعا اور خواب کے ساتھ ہے۔

مرزا قادیانی نے حسب عادت مولانا عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم کی وفات کے بعد ان کی طرف اپنی ایک خواب منسوب کی ہے اور اس خواب کو اپنے صدق و کذب کا معیار ٹھہرایا ہے۔ اس لئے وہ خواب پیش کی جاتی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

۱۲۷...... "میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے کہ مولوی عبداللہ نے میرے خواب میں میرے دعویٰ کی تصدیق کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ جھوٹی قسم ہے تو اے قادر خدا مجھے ان لوگوں کی ہی زندگی میں جو مولوی عبداللہ صاحب کی اولاد یا ان کے مرید یا شاگرد ہیں۔ سخت عذاب سے مار۔" (نزول المسیح ص ۲۳۷، خزائن ج ۱۸ ص ۶۱۵)

نوٹ: مرزا قادیانی ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء میں ہی ہلاک ہوگئے اور اپنے کذب پر مہر ثبت کر

گئے اور مولانا عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم کی اولاد، مرید اور شاگرد ۱۹۰۸ء کے بعد زندہ اور موجود رہے اور بعض اب تک بھی ہیں۔ باقی رہا مرزا قادیانی پر سخت عذاب کا نازل ہونا۔ سو مرزا قادیانی کے نزدیک سخت عذاب سے مراد طاعون[1] اور ہیضہ ہے اور عذاب ہیضہ سے ہی مرزا قادیانی کی ہلاکت ہوئی۔ وھو المراد!

مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے پر خدا اور رسول ﷺ کی قولی و فعلی شہادت

۱۲۸...... حضرت خاتم النبیین مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میرے بعد میری امت میں کذاب اور دجال پیدا ہوں گے۔ جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ یہ حضور علیہ السلام کی مرزا قادیانی کے کاذب ہونے پر قولی شہادت ہے۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت۔

۱...... ''سچا خدا وہی خدا ہے۔ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

۲...... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔''

(بدر مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

۳...... ''خلیفہ محمود کا اعلان نبوت کے حقوق کے لحاظ سے حضرت مرزا صاحب کی نبوت ویسی ہی نبوت ہے۔ جیسے اور نبیوں کی۔'' (القول الفصل ص ۳۳)

۱۲۹...... مرزا قادیانی نے خدا تعالیٰ سے بار بار یہ درخواست اور التجاء کی کہ: ''اے خدا! اگر میں تیری نگاہ میں مفتری اور کذاب ہوں تو مجھے میرے ان اشد ترین دشمنوں کی زندگی میں ہی ہلاک کر۔'' چنانچہ خدا تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو ان حضرات کی زندگی ہی میں مرض ہیضہ سے ہلاک کر دیا۔ یہ خدا تعالیٰ کی مرزا قادیانی کے کاذب ہونے پر فعلی شہادت ہے۔

وفی کل شیٔ لہ آیۃ
تدل علیٰ انہ کاذب

یعنی ہر چیز اس کے جھوٹا ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔ خدا پناہ دے۔ آمین!

---

[1] بلکہ مرزا قادیانی نے اپنے متعلق عذاب طاعون کا نزول بھی تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کا وہ طاعونی خواب ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں۔ ''میں نے جو اپنی نسبت خوابیں اور الہامات دیکھے ہیں۔ میں ان سے حیران ہوں۔ دو مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مجھے مرض طاعون ہوگئی ہے اور ورم طاعون نمودار ہے۔'' (مکتوبات ج ۵ حصہ اوّل ص ۱۳، بنام نورالدین، تذکرہ ص ۳۱۴، طبع ۳)

مسیح ربانی اور مسیح قادیانی

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

خلیفہ قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''سلسلہ احمدیہ کا قیام اسی سنت قدیمہ کے ماتحت ہوا ہے اور انہی پیش گوئیوں کے مطابق ہوا ہے۔ جو رسول کریم ﷺ اور آپ سے پہلے انبیاء نے اس زمانہ کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ اگر مرزا قادیانی کا انتخاب اس کام کے لئے مناسب نہ تھا تو یہ خدا تعالیٰ پر الزام ہے۔ مرزا قادیانی کا اس میں کیا قصور ہے۔ لیکن اگر خدا عالم الغیب ہے تو پھر سمجھ لینا چاہئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب ہی صحیح انتخاب تھا اور انہی کے ماننے میں مسلمانوں اور دنیا کی بہتری ہے۔'' (پیغام احمدیت ص ۳۵)

پیغام محمدیت

برادران ملت: آ ؤ ہم اب قرآن وحدیث اور واقعات صحیحہ کی روشنی میں دیکھیں کہ مرزا قادیانی کا بقول خلیفہ صاحب انتخاب صحیح ہے۔ یا سراسر ناجائز اور باطل اور اس مقدس انتخاب کے متعلق قرآن وحدیث، آنحضرت ﷺ اور خود مسیح صادق کی کیا کیا پیش گوئیاں ہیں۔ تا معلوم ہو کہ اپنے خانہ ساز انتخاب پر خداوند قدوس کو الزام دینے والے خود ملزم اور خدا کے باغی ہیں۔ لہٰذا واضح ہو کہ یہ تمام پیش گوئیاں جن کی طرف خلیفہ صاحب نے اشارہ کیا ہے۔ حضرت مسیح ابن مریم کے متعلق ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی ابن مریم نہیں بلکہ ابن غلام مرتضیٰ اور ابن چراغ بی بی ہے اور جو شخص ان پیش گوئیوں کو از راہ فریب ابن چراغ بی بی پر چسپاں کرتا ہے وہ کذاب ہے۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔

۱۳۰...... ''اس عاجز نے مثیل موعود ہونے کا دعویٰ[1] کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں...... میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب[2] ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲)

---

[1] یاد رہے کہ یہ دعویٰ بھی ایک خانہ ساز اور سراسر موہوم دعویٰ ہے۔ جس کا قرآن وحدیث میں قطعاً کوئی ثبوت نہیں ہے۔

[2] اور وہ خلیفہ محمود ابن غلام احمد قادیانی ہیں۔ جو مسیح ابن مریم کی پیش گوئیوں کو فریبانہ طریق پر اپنے ابا جان پر خواہ مخواہ چسپاں کر رہے ہیں اور اپنی کم فہمی کی وجہ سے مرزا قادیانی آنجہانی کو مسیح موعود مسیح موعود کرتے رہتے ہیں۔ سچ ہے۔ الزام اوروں کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

نوٹ: اب آپ کے سامنے مختصر طریق پر وہ پیش گوئیاں پیش کی جاتی ہیں جو کہ مسیح صادق کی آمد ثانی کے متعلق ہیں اور ان پیش گوئیوں کو مرزا قادیانی نے بھی قرآن وحدیث کی رو سے برحق تسلیم[1] کیا ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں مرزا قادیانی کے تصدیقی بیانات ملاحظہ ہوں۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔

۱۳۱...... ''اگرچہ بنی اسرائیل میں کئی مسیح آئے۔ لیکن سب سے پیچھے آنے والا مسیح وہی ہے جس کا نام قرآن کریم میں مسیح عیسیٰ بن مریم بیان کیا گیا ہے...... مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیش گوئی موجود ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۷۱ تا ۶۷۵، خزائن ج ۳ ص ۴۶۲، ۴۶۴)

۱۳۲...... قرآنی پیش گوئی ''ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھره علی الدین کله'' یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبۂ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ حضرت مسیح اس پیش گوئی کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے۔'' (براہین احمدیہ ص ۴۹۸، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳ حاشیہ)

۱۳۳...... قرآنی پیش گوئی ''عسیٰ ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا جھنم للکفرین خداتعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے۔ جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنارکھا ہے۔ یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ہونے کا ظاہراً اشارہ ہے۔ یعنی اگر طریق رفق اور نرمی کو قبول نہیں کریں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خداتعالیٰ مجرمین کے[2] لئے قہر وشدت اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں کو خس وخاشاک سے صاف کر

---

[1] یہ الگ بات ہے کہ ۵۲ سال تک ان پیش گوئیوں پر ایمان لا کر پھر ان سے منحرف اور منکر ہوگئے۔

[2] اور ان منکرین کے لئے بھی جو اپنے ہاتھوں ہی سے لکھ کر اس قرآنی پیش گوئی کا اب صریح انکار کر رہے ہیں۔ خیر وہ زمانہ بھی آخر آنے ہی والا ہے۔ خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔

دیں گے اور کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست ونابود[1] کر دے گا (براہین احمدیہ ص۵۰۵، خزائن ج۱ ص۶۰۱)

نوٹ: یادرہے کہ کتاب براہین احمدیہ جس سے مندرجہ بالا قرآنی پیش گوئیاں نقل کی گئی ہیں۔ بقول مرزا قادیانی الہامی اور مصدقہ کتاب ہے۔ (براہین احمدیہ ص۱۳۶، خزائن ج۱ ص۱۲۹، ۲۲۵، ۲۲۸، ۴۹۷، ۵۰۳، نزول المسیح ص۱۴۱، ۱۲۷، حقیقت النبوۃ حصہ اول ص۱۴۴)

قرآنی پیش گوئیوں کے بعد اب پیغمبر اسلام کی پیش گوئیاں بھی ملاحظہ فرمائیں۔ جو کہ حضرت مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کے متعلق ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔

۱۳۴...... (صحیح بخاری ص۴۹۰) ”والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً الحدیث“ یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور تمہارے ہر ایک مسئلہ مختلف فیہ کا عدالت کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔“ (ازالہ اوہام ص۲۰۱، خزائن ج۳ ص۱۹۸)

نوٹ: حضور علیہ السلام اللہ کی قسم کھا کر بیان فرماتے ہیں کہ تمہارے اندر ابن مریم ہی نازل ہوگا۔ مگر اس کے بالمقابل مرزا قادیانی قسم کھا کر کہتا ہے کہ: ”ابن مریم مر گیا حق کی قسم۔“ (درثمین اردو ص۱۰)

کیا یہ حضور علیہ السلام کی قسم کی ملحدانہ مخالفت اور تکذیب نہیں؟ حالانکہ قسم کے متعلق خود مرزا قادیانی یہ ایک اصول متعین کرتے ہیں اور لکھتے ہیں۔

۱۳۵...... ”والقسم یدل علیٰ ان الخبر محمول علیٰ الظاھر لاتاویل فیه ولا استثناء والافای فائدۃ کانت فی ذکر القسم فتدبر“ (حمامۃ البشریٰ ص۱۴، خزائن ج۷ ص۱۹۲)

(یعنی قسم دلالت کرتی ہے کہ وہ خبر جس کے متعلق قسم اٹھائی گئی ہے۔ یقیناً اپنے ظاہر پر ہی محمول ہے اور اس امر قسمیہ میں کوئی تاویل واستثناء نہیں۔ ورنہ قسم کا اٹھانا محض فضول ثابت ہوگا اور اس میں کوئی فائدہ متصور نہیں)

دوئم یہ امر مسلم ہے کہ ”النصوص یحمل علیٰ ظواھرھا“ (ازالہ اوہام ص۵۴۰، خزائن ج۳ ص۳۹۰)

---

[1] مرزائیو! ”کیف انتم“ اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی۔ خدا تمہیں قبل از وقت ہی عقائد باطلہ سے توبہ کی توفیق دے۔ آمین!

۱۳۶...... ”حدیثوں میں صاف طور سے وارد ہو چکا ہے کہ جب مسیح دوبارہ دنیا میں آئے گا تو تمام دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔“ (ضمیمہ رسالہ جہاد ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۲۸)

حضرت مسیح صادق کی اپنی آمد ثانی کے متعلق پیش گوئی

خدا تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کی مندرجہ بالا پیش گوئیوں کے بعد اب خود مسیح علیہ السلام کی پیش گوئی بھی ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

۱۳۷...... اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا تو اس کے شاگرد الگ اس کے پاس آ کر بولے۔ ہمیں بتا کہ یہ سب باتیں کب ہوں گی اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟

یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ خبردار کوئی تمہیں گمراہ نہ کر دے۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے۔ تو یقین نہ کرنا[۱]۔ کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھلائیں گے۔ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔ دیکھو میں نے تم سے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا۔ ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گے۔“ (انجیل متی باب[۲] ۲۴، آیت ۱ تا ۳۰)

نوٹ: حضرت مسیح علیہ السلام کی مندرجہ بالا پیش گوئی کی مرزا قادیانی نے بھی تصدیق کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

۱۳۸...... ”ہاں ضرور تھا کہ وہ ایسا[۳] دعویٰ کرتے۔ تا انجیل کی وہ پیش گوئی پوری ہو جاتی کہ بہتیرے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے۔ میں مسیح ہوں۔ پر سچا مسیح ان سب کے آخر میں آئے گا اور مسیح نے اپنے حواریوں کو نصیحت کی تھی کہ تم نے آخر کا منتظر رہنا۔“

(ازالہ اوہام ص ۶۸۴، خزائن ج ۳ ص ۴۶۹)

۱؎ جیسا کہ اب بہائی کہتے ہیں کہ بہاؤ اللہ ایران میں اور مرزائی کہتے ہیں کہ غلام احمد قادیان میں۔

۲؎ انجیل متی کے حوالہ جات قابل قبول ہیں۔ (دیکھو سرمہ چشم آریہ ص ۱۹۹، ج ۲ ص ۲۸۴)

۳؎ یہ ان مسیحان کذاب کی طرف اشارہ ہے۔ جو مرزا قادیانی سے پہلے ہو چکے ہیں۔ چونکہ انہوں نے بھی مرزا قادیانی کی طرح دعویٰ کیا تھا کہ ہم مسیح ہیں۔

نوٹ: حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ کیسی واضح پیش گوئی ہے کہ بہت سے کذاب اور جھوٹے مسیح میرے نام پر آئیں گے۔ لیکن خوب یادرکھو کہ سچا مسیح ان سب کے آخر میں آئے گا۔ تم اسی کے منتظر رہنا۔

چنانچہ مرزا قادیانی نے بھی سابقہ مسیحان کذاب کی طرح یہ کہا کہ میں بھی حضرت مسیح کے نام پر آیا ہوں اور یہ کہ میں آخری مسیح نہیں ہوں۔ بلکہ میرے بعد بھی ہزاروں مسیح آئیں گے۔ لہٰذا حضرت مسیح علیہ السلام کی پیش گوئی کے مطابق مرزا قادیانی بھی ان مسیحان کذاب میں سے ایک ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں کہ:

۱۳۹...... ''یہ عریضۂ مبارک بادی اس شخص (مرزا قادیانی) کی طرف سے ہے۔ جو یسوع مسیح کے نام پر آیا ہوں اور یہ کہ میں آخری مسیح نہیں ہوں۔ بلکہ میرے بعد بھی ہزاروں مسیح آئیں گے۔'' لہٰذا حضرت مسیح علیہ السلام کی پیش گوئی کے مطابق مرزا قادیانی بھی ان مسیحان کذاب میں سے ایک ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں کہ:

۱۳۹...... ''یہ عریضہ مبارک بادی اس شخص (مرزا قادیانی) کی طرف سے ہے۔ جو یسوع مسیح کے نام پر آیا ہے[1]...... اور یہ نوشتہ ہدیہ شکر گذاری ہے کہ جو عالی جناب قیصرہ ہند ملکہ معظمہ دام اقبالہا بالقابہا کے حضور میں بہ تقریب جلسہ جوبلی بطور مبارکباد پیش کیا گیا ہے۔ مبارک، مبارک، مبارک[2]۔'' (تحفہ قیصریہ ص ۱، خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۳)

۱۴۰...... ''میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہوگیا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ...... آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں...... ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی جائے۔ جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔''

(ازالہ اوہام ص ۱۹۹، خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

---

[1] ''ضرور تھا کہ مجدد وقت مسیح کے نام پر آوے۔ کیونکہ بنیاد فساد مسیح کی ہی امت ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۴، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

[2] سرکار دی خیر۔ جڑ ہری۔ زیادہ اقبال، خانہ آباد، اللہ دی امان۔ یہ مسیحیت ہو رہی ہے؟

۱۴۱...... ’’اس عاجز کی طرف سے یہ دعویٰ نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا۔ بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال واقبال کے ساتھ بھی آجائے اور ممکن ہے کہ اوّل وہ (مسیح) دمشق میں ہی نازل ہو۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۲۹۶، خزائن ج۳ ص۲۵۱)

۱۴۲...... ’’سچے مسیح نے اس زمانہ میں آنے کا ہرگز وعدہ نہیں کیا۔ جو جنگ وجدل اور جوروجفا کا زمانہ ہو۔ جس میں کوئی شخص امن سے زندگی بسر نہ کر سکے اور نیک لوگ پکڑے جائیں اور عدالتوں میں سپرد کئے جائیں اور قتل کئے جائیں۔ بلکہ مسیح نے صاف لفظوں میں فرمادیا تھا کہ ان پرفتنہ زمانوں میں جھوٹے مسیح...... پیدا ہوں گے۔ جیسا کہ ان سے پہلے زمانوں میں کئی لوگ ایسے پیدا بھی ہو چکے ہیں۔ جنہوں نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس وجہ سے مسیح نے تاکید سے کہا کہ میرا آنا ان اوائل زمانوں میں ہرگز نہیں ہوگا اور شوراور فساد اور جوروجفا اور لڑائیوں کے دنوں میں ہرگز نہیں آؤں گا۔ بلکہ امن کے دنوں میں آؤں گا۔ یہ ایک نہایت عمدہ نشان ہے۔ جو مسیح نے اپنے آنے کے لئے پیش کیا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۵۸، خزائن ج۳ ص۱۳۱)

نوٹ: ہاں صاحب! فی الواقع یہ ایک نہایت ہی عمدہ نشان ہے۔ جو حضرت مسیح نے اپنے آنے کے لئے ہی پیش کیا ہے اور ہم اس نشان کو بدل وجان تسلیم کرتے ہیں۔ چونکہ یہی ایک نشان ہے جو قادیانی مسیح کی خانہ ساز مسیحیت پر ایک ضرب کاری ہے اور یہی وہ نشان ہے جو قادیانی مسیحیت کو واقعات کی روشنی میں روز روشن کی طرح باطل ثابت کررہا ہے۔ اب سوال ہے کہ یہ زمانہ کس مسیح کا ہے؟ تو مرزاقادیانی جواب میں فرماتے ہیں کہ اس زمانہ کا مسیح میں ہوں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

۱۴۳...... ’’اس زمانہ کے لئے میں مثیل مسیح ہوں اور دوسرے کی انتظار بے سود ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۱۹۹، خزائن ج۳ ص۱۹۷) ’’ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے۔ کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۶۸۳، خزائن ج۳ ص۴۶۹)

(یہ غلط ہے۔ دیکھو بہاء اللہ ایرانی نے مرزاقادیانی سے قبل دعویٰ کیا۔ جس کی کافی تعداد میں آج بھی امت موجود ہے) (مجموعہ تقریر ص۴۵)

نوٹ: اور یہ زمانہ کہ جس میں مرزاقادیانی نے بزعم خود مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا

ہے۔ ایسا روح فرسا، جانگداز، انسانیت سوز، عالمگیر قتل و غارت، جنگ و جدل، شور و فساد، قید و بند، جور و جفا، صداقت خور، ایمان ربا، خونریزیوں، لڑائیوں اور بدامنیوں کا زمانہ ہے کہ جس کی تاریخ انسانی میں آج تک کوئی نظیر اور مثال نہیں ملتی اور ابھی تک یہ خونخوار سلسلہ بند ہوتا ہوا نظر نہیں آ رہا۔

قیامت ہے کہ انساں نوع انساں کا شکاری ہے

اور سچے مسیح نے ایسے زمانہ میں آنے کا ہرگز وعدہ نہیں کیا۔ بلکہ مسیح نے صاف لفظوں میں فرمادیا تھا کہ ایسے پرفتنہ زمانوں میں جھوٹے مسیح پیدا ہوں گے۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام کے اس عمدہ نشان فرمودہ کی رو سے بھی مرزا قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت میں سراسر جھوٹا ہے۔ وھو المراد!

ایک غلط فہمی کا ازالہ

یاد رہے کہ مرزائی از راہ فریب کہا کرتے ہیں کہ مسیح دو ہیں۔ حالانکہ مسیح ایک ہی ہے اور اسی مسیح ابن مریم کے متعلق یہ تمام پیش گوئیاں ہیں۔ لیکن یہ باطل اور مردود عقیدہ کہ مسیح دو ہیں۔ مرزائیوں اور یہودیوں کا ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی آنجہانی خود تسلیم کرتے ہیں۔

۱۴۴...... ''یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ دو مسیح ظاہر ہوں گے اور آخری مسیح پہلے مسیح سے افضل ہوگا اور عیسائی ایک ہی مسیح کے قائل ہیں...... اور اسلام نے بھی آخری مسیح کا نام حکم رکھا ہے۔ یہود تو دو مسیح قرار دے کر آخری مسیح کو نہایت افضل سمجھتے ہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۵۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۸)

۱۴۵...... ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔''

(دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

مرزائی اور یہودی ایک مقام پر تشابہت قلوبہم

اب دیکھو کہ جو یہودیوں کا عقیدہ ہے۔ بعینہٖ وہی عقیدہ مرزا قادیانی کا ہے۔ یعنی یہ کہ مسیح دو ہیں اور دوسرا خانہ ساز مسیح پہلے یعنی قرآنی مسیح سے نہایت افضل اور اپنی شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ سبحان اللہ!

عجب تیری قدرت عجب تیرا کھیل
چھچھوندر کے سر میں چنبیلی کا تیل

اور اس کا ثبوت کہ مرزائی امت یہودیوں کے مشابہ ہے یہ ہے کہ خود مرزا قادیانی نے اس کو تسلیم کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

۱۴۶...... ”میں (مرزا قادیانی) اسرائیلی بھی ہوں۔“

(تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص ۲۴، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۶)

”ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے۔“ (تذکرہ ص ۵۴۳ طبع ۳)

”افغان شکل وشباہت میں یہودی نظر آتے ہیں۔“

(مسیح ہندوستان میں ص ۹۷، خزائن ج ۱۵ ص ایضاً)

اب اس کے بعد مفکر اسلام حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کی بھی مرزائی امت کے متعلق شہادت ملاحظہ ہو۔ حضرت اقبالؒ فرماتے ہیں:

۱۴۷...... ”قادیانیت اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے۔ لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔ اس کا حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے زلزلے اور بیماریاں ہوں۔ اس کا نبی کے متعلق نجومی کا تخیل اور اس کا روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ۔ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں۔ گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔ روح مسیح کا تسلسل یہودی باطنیت کا جزو ہے۔ ایران میں ملحدانہ تحریکیں اٹھیں اور انہوں نے بروز حلول ظل وغیرہ اصطلاحات وضع کیں۔ تاکہ تناسخ کے تصور کو چھپا سکیں۔“ (حرف اقبال ص ۱۲۳)

(چنانچہ قادیانی نبوت اور مسیحیت وغیرہ کا تمام تر دارومدار ہی بروز، حلول، ظل، استعارہ، مجاز، تاویل باطل، تسلسل، روح مسیح وغیرہ پر ہی ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کی کتب وتحریرات سے ظاہر ہے۔ مثلاً دیکھو آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۵، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا مسلّمہ اقوال سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے

۱...... یہ کہ میں مسیح موعود نہیں ہوں۔

۲...... یہ کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیش گوئی ہے۔

۳...... یہ کہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی رو سے مسیح علیہ السلام ہی جسمانی طور پر نہایت جلالیت کے ساتھ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔

۴...... یہ کہ حضور علیہ السلام نے اللہ کی قسم کھا کر فرمایا کہ تم میں ابن مریم ہی نازل ہوگا۔

۵...... یہ کہ ان پیش گوئیوں کے ظاہری اور جسمانی طور پر حضرت مسیح علیہ السلام ہی مصداق ہیں۔

۶...... یہ کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آ کر تمام دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔

۷...... یہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ بہت سے جھوٹے میرے نام پر آ کر کہیں گے کہ ہم بھی مسیح ہیں۔ مگر سچا مسیح سب کے آخر میں آئے گا۔

۸...... یہ کہ میں مسیح کے نام پر آیا ہوں۔

۹...... یہ کہ میرے بعد بھی میرے جیسے ہزاروں مسیح آ سکتے ہیں۔

۱۰...... یہ کہ مسیح صادق نے جنگ و جدل، قتل و غارت اور شور و فساد کے زمانہ میں آنے کا ہرگز وعدہ نہیں کیا۔ ہاں ایسے پرفتنہ زمانوں میں جھوٹے مسیح پیدا ہوں گے۔

۱۱...... یہ کہ اس زمانہ کا مسیح میں ہوں۔

۱۲...... یہ کہ یہود اور ہمارا (قادیانی) دونوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح دو فرد ہیں۔

۱۳...... یہ کہ مسیح ثانی مسیح اوّل سے شان میں بڑھ کر ہے اور مسیح ثانی کا نام ہے غلام احمد قادیانی۔

انتخاب صحیحہ واقعات کی روشنی میں

پس ان تمام امور سے صاف ثابت ہو گیا کہ یہ تمام پیش گوئیاں حضرت مسیح ابن مریم کے متعلق ہی ہیں اور ان کا انتخاب ہی ایک صحیح اور خدائی انتخاب ہے۔

باقی رہے مرزا قادیانی (۱) سو نتائج بد کے لحاظ سے ان کا انتخاب سراسر ناجائز اور باطل انتخاب ہے۔ (۲) اور وہ خود اپنے اس انتخاب کی واضح ناکامی کی پاداش میں خدا تعالیٰ کے حضور سخت ترین ملزم و قصوروار ہیں۔ (۳) اور حاکم اعلیٰ کی ثبت مہر اور تصدیق کے بغیر مسیحیت حقہ کی فہرست میں مرزا قادیانی کا نام پیش کرنے والے یقیناً گمراہ اور فریب خوردہ ہیں۔ دعا ہے کہ ہادی مطلق ان تمام گم کردہ صداقت کو چشم بصیرت اور نور ہدایت عطا فرمائے۔ تاکہ یہ منتشر اور متفرق افراد اپنی الگ نفاق آمیز مسجد ضرار کو منہدم کر کے امت محمدیہ کے شانہ بشانہ اور دوش بدوش ہو کر تعمیر ملت اور احیائے دین کے مقدس فرائض کو سرانجام دیں۔ اس لئے کہ۔

مسلم کے لئے موت ہے مرکز سے جدائی
ہو صاحب مرکز تو خودی کیا ہے خدائی

(علامہ محمد اقبالؒ)

اے کاش کہ امت مرزائیہ میرے ان مخلصانہ کلمات پر دیانتداری سے توجہ فرمائے اور اس پر عمل پیرا ہو، خدا کرے۔ آمین ثم آمین!

محمدیت کا پیغام

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

(علامہ محمد اقبالؒ)

مقدسین اسلام کی شان میں مرزا قادیانی کی گستاخیاں

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہیں مرغ نیم بسمل آشیانے میں

حضرات! ”جاہلوں کا ہمیشہ یہی اصول ہوتا ہے کہ وہ اپنی بزرگی کی پڑی جمنا اسی میں دیکھتے ہیں کہ بزرگوں کی خواہ مخواہ تحقیر کریں۔“ (ست بچن ص ۸، خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۰)

مگر یاد رکھو کہ ”وہ شخص بڑا ہی خبیث وملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ اور مقدس لوگوں کو گالیاں دیتا ہے۔“ (البلاغ المبین ص ۱۹، ملفوظات ج ۱۰ ص ۴۱۹)

چنانچہ مرزا قادیانی کی طرف ہی ذرا دیکھو کہ اگر ایک طرف اس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے یہ اعلان کیا ہے کہ اب وہی شخص نجات پا سکتا ہے کہ جو میری اتباع اور پیروی کرے گا تو دوسری طرف مطہرین ومقدسین کی خوب دل کھول کر توہین وتحقیر بھی کی ہے۔ اس بارہ میں مرزا قادیانی کی اپنی تحریرات ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

ابراہیم ہونے کا دعویٰ

۱۴۸...... ”خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: ”سلام علیٰ ابراهیم...... واتخذوا من مقام ابراهیم مصلیٰ “یعنی سلام ہے ابراہیم پر۔ یعنی اس عاجز پر...... اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ۔ یعنی کامل پیروی کرو۔ تا نجات پاؤ۔ یہ قرآن شریف کی آیت ہے...... اور اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس طرز پر بجا لاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔ یہ آیت اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے

ہو جائیں گے۔ تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا۔ جو اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۱، خزائن ج ۱۷ ص ۶۸، ۶۹)

نوٹ: یاد رہے کہ یہ قرآن مجید کی آیت ابراہیم علیہ السلام کی شان میں ہے۔ مگر کس قدر گستاخانہ جسارت ہے کہ مرزا قادیانی اس آیہ مبارکہ کی یہودیانہ لفظی و معنوی تحریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں ابراہیم ہوں اور یہ آیت میری شان میں ہے۔ جل جلالہ!

اصل میں مرزا قادیانی نے تمام عمر حکومت نصاریٰ کی اطاعت شعاری اور مدح سرائی کی ہے۔ جس کی بدولت اس قادیانی بناسپتی ابراہیم کو یہ جعلی مقام ابراہیم آسمان لندن سے عطاء ہوا اور اسی قسم کے حقیقت پوش اور خودی فروش اشخاص کے متعلق ہی حضرت علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

......۱۴۹

پسر را گفت پیرے خرقہ بازے
ترا ایں نکتہ باید حرز جاں کرد
بہ نمبرودان ایں دور آشنا باش
زفیض شان براہیمی تواں کرد

(ارمغان حجاز ص ۱۰۴)

یعنی دور حاضرہ کے نمبرودوں کی اطاعت اور کفش برداری کر۔ تاکہ ان کی نبوت بخش نگاہ فیض سے تمہیں مقام ابراہیمی حاصل ہو جائے۔

انبیاء علیہم السلام کے ساتھ تقابل وہمسری

خیال زاغ کو بلبل سے ہمسری کا ہے
غلام زادے کو دعویٰ پیمبری کا ہے

مرزا قادیانی اپنے متعلق نہایت تحدی سے لکھتا ہے۔

......۱۵۰

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم زکسے
آں یقینے کہ بود عیسیٰ را
برکلامے کہ شد بروالقاء

وال یقین کلیم برتورات
وال یقین ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷) یعنی انبیاء اگرچہ لاکھوں ہوئے ہیں۔ لیکن میں ان سے عرفان میں کم نہیں ہوں اور جو یقین حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ اور سید الانبیاء کو اپنی وحی پر تھا۔ وہی یقین مجھے اپنی وحی پر ہے۔ میں ان تمام پیغمبروں سے کم نہیں ہوں اور جو شخص میری اس کلام کو جھوٹا کہتا ہے۔ وہ لعین ہے۔ نعوذ باللہ!

۱۵۱...... برتری و تفوق کا دعویٰ: ”خدا نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔“ (چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

نوٹ: مرزا قادیانی کا یہ کیسا فرعونیت آمیز اور ملحدانہ دعویٰ ہے۔ آخر یہ خانہ ساز نبوت ہے یا کوئی طوفان باراں۔ خدا کی پناہ۔ سچ ہے۔

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ستم کیشی کو
اگرچہ ہو چکے ہیں تم سے پہلے فتنہ گر لاکھوں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

۱۵۲...... مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ”حضرت مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے...... انہوں نے زبان کی ایسی تلوار چلائی کہ کسی نبی کے کلام میں ایسے سخت اور آزاردہ الفاظ نہیں۔“ (ازالہ اوہام ص ۱۶، خزائن ج ۳ ص ۱۱۰)

۱۵۳...... ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(درثمین ص ۵۳)

نوٹ: اب ذرا اس غلام احمد قادیانی کی تہذیب و شرافت اور نرم کلامی کا نمونہ ملاحظہ فرمایئے اور قادیانی تہذیب کی داد دیجئے۔ چنانچہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔

۱۵۴...... ''جو شخص ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا۔ تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے..... حرام زادوں کی یہی نشانی ہے۔''
(انوار الاسلام ص ۳۰، خزائن ج ۹ ص ۳۱، ۳۲)

۱۵۵...... ''آریوں کا پرمیشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں۔''
(چشمہ معرفت ص ۱۰۶، خزائن ج ۲۳ ص ۱۱۴)

۱۵۶...... ''بلاشک ہمارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ گئیں۔''
(در ثمین عربی ص ۲۹۴)

۱۵۷...... ''جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف و گزاف مارتے ہیں۔ مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔''
(حیات احمد ج اول نمبر ۳ ص ۲۵)

۱۵۸...... توہین مسیح علیہ السلام: ''میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا۔''
(ریویو ج ۱ ص ۱۲۴، ۱۹۰۲ء)

۱۵۹...... ''عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔''
(کشتی نوح ص ۶۵، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱ حاشیہ)

۱۶۰...... ''یسوع مسیح کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

''مسیح علیہ السلام ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔'' (توضیح المرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲) ''میں یسوع مسیح کے نام پر آیا ہوں۔''
(تحفہ قیصریہ ص ۱، خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۴)

۱۶۱...... ''ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔''
(اعجاز احمدی ص ۱۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

''ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔'' (کشتی نوح ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۵)

۱۶۲...... ''مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں..... یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازدواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔''
(نور القرآن نمبر ۲ ص ۱۷، خزائن ج ۹ ص ۳۹۲)

۱۶۳...... "مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا...... یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔"

(دافع البلاء ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

نوٹ: مرزا قادیانی نے یہودیانہ سنت کے ماتحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جس فحش کلامی اور گندہ دہانی سے یاد کیا ہے۔ محتاج تشریح نہیں اور پھر اس پر غضب یہ کہ بقول مرزا حضرت مسیح علیہ السلام کا اسی وجہ سے خدا نے حصور نام نہیں رکھا کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے (نعوذ باللہ) خدا کو مانع تھے۔ جس کا مرزا قادیانی کے اعتقاد و مذہب میں صاف مطلب یہ ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے نزدیک بھی ایسے ہی تھے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔ کیا ان دشنام طرازا اور توہین آمیز الفاظ میں کوئی امکان تاویل ہے۔ ہرگز نہیں۔

مرزا قادیانی کے متعلق حضرت مولانا ظفر علی خان نے بالکل سچ فرمایا ہے۔

پیسہ ترا ایمان ہے گالی تری پہچان ہے
جنس نفاق وکفر سے چمکی تیری دوکان ہے

دیگر حضرت مسیح علیہ السلام پر یہودیوں کی طرح بے بنیاد اعتراضات والزامات لگانے والے خود اپنی زندگی پر نگاہ ڈالیں کہ وہ کہاں تک پاک ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی تقدیس وطہارت کو تو قرآن پاک نے بیان فرما دیا ہے۔ مگر مرزا قادیانی اپنے متعلق خود لکھتے ہیں۔

۱۶۴...... "جب مجھے اپنے نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی۔" (تحفہ حقیقت الوحی ص ۵۹، خزائن ج ۲ ص ۴۹۳)

۱۶۵......

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درثمین اردو ص ۱۱۶)

۱۶۶...... "ایک مرض نہایت خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوذ (انتشار) نکل جاتا رہتا تھا...... جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔" (مکتوبات احمد یہ ج ۵ نمبر ۲ ص ۱۴، ۲۱)

کیا خدا کا نبی نامرد ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ مگر مرزا قادیانی کا اپنا بیان ہے کہ میں مدت تک نامرد رہا ہوں۔

۱۶۷...... "مرزا قادیانی کو احتلام بھی ہوتا تھا۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۲۳ روایت ۸۴۳)

"حالانکہ احتلام منافی نبوت ہے۔"

(خصائص الکبریٰ ج ا ص ۱۷۵، باب خصوصیتہ ﷺ من الاحتلام)

"قال رسول اللّٰہ ما احتلم نبی قط وانما الاحتلام من الشیطان"

مرزا قادیانی امت کا فتویٰ

۱۶۸...... موسم سرما کی اندھیری راتوں میں غیر محرم عورتوں سے ہاتھ پاؤں دبوانا، (سیرۃ المہدی حصہ ۳ ص ۲۱۰، روایت ص ۷۸۰) اختلاط و مس کرنا قادیانی نبی کو منع نہیں ہے۔ بلکہ کار ثواب اور موجب رحمت و برکات ہے۔ (الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء، قادیان)

قادیانی نبوت اور خلافت ایک مقام پر

۱۶۹...... "تھیٹر اور سینما میں ننگی عورتوں کا ناچ دیکھنا جائز ہے۔ اس کے دیکھنے سے معلومات حاصل ہوتے ہیں۔" (ذکر حبیب ص ۱۸ و الفضل مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء، قادیان)

نوٹ: یعنی مرزا قادیانی اور مرزا قادیانی کے صحابی تھیٹر دیکھتے رہے اور خلیفہ قادیانی اور چوہدری ظفر اللہ خان پیرس جا کر سینما میں عریاں رقص دیکھتے رہے ہیں۔ (حوالہ مذکور)

۱۷۰...... مرزا قادیانی کا اپنے صحابی میاں یار محمد کے ہاتھ اپنے لئے شراب منگوانا اور مرزا قادیانی کی شراب نوشی کے متعلق خلیفہ قادیانی کا عدالت میں اعتراف۔ (خطوط امام بنام غلام ص ۵، مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ یعنی مقدمہ بخاری)

سچ ہے۔

اوروں پہ معترض تھے لیکن جو آنکھ کھولی
اپنے ہی دل کو ہم نے گنج عیوب پایا

سیدالمرسلینؐ امام الانبیاء کی توہین

ہے جن کو محمد کی مساوات کا دعویٰ
مواہ جہنم کی وعید ان کو سنا دو

(مولانا ظفر علی خانؒ)

حضرات! مسلمان ہر چیز برداشت کر سکتا ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ سردار انبیاء، محبوب خدا، سیدالکونین، تاجدار دارین، امام المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی سرمو بھی توہین وتنقیص برداشت نہیں کر سکتا۔ مگر کس قدر غضب ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کی امت نے اپنی خانہ ساز نبوت کی آڑ میں سرورکون ومکاں، رحمت دوجہاں، سیدالانام، حضور علیہ السلام کی ذات اقدس پر نہایت ہی ملحدانہ اور غاصبانہ طریق پر حملے کئے ہیں۔ نقل کفر کفر نہ باشد کے ماتحت بقدر نمونہ مرزا قادیانی اور اس کی امت کی وہ توہین آمیز عبارات مندرجہ ذیل انہی کی مسلمہ کتب وتحریرات سے نقل کی جاتی ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی اپنے متعلق کہتا ہے۔

۱۷۱...... ”میں محمد رسول اللہ اور احمد مختار ہوں۔“

(غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷)

۱۷۲...... ”چاند ہلال سے شروع ہوتا ہے اور چودھویں تاریخ پر آ کر اس کا کمال ہو جاتا ہے۔ جب کہ اسے بدر کہا جاتا ہے۔“ (ملفوظات مسیح موعود ص۳۲۸)

۱۷۳...... ”حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت ان دنوں (مرزا قادیانی کے زمانہ) میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ بدر کامل چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔“ (خطبہ الہامیہ ص۲۷۲، خزائن ج۱۶ ص ایضاً)

۱۷۴...... ”صحابہ کو بدر میں نصرت دی گئی۔ بدر پر ایسے عظیم الشان نشان کے اظہار میں آئندہ کی بھی ایک خبر رکھی گئی تھی اور وہ یہ ہے کہ بدر چودھویں کے چاند کو بھی کہتے ہیں۔ چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق اسم احمد کا بروز ہوا اور وہ میں ہوں۔ جس کی طرف اس واقعہ بدر میں پیش گوئی تھی۔ مگر افسوس کہ جب وہ دن آیا اور چودھویں کا چاند نکلا۔ تو اس کو دوکاندار خودغرض کہا گیا۔“ (ملفوظات احمدیہ ج۱ ص۱۶۳)

۱۷۵...... ”ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت نبی کریم ﷺ کے زمانے میں گذر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس وقت کا مسیح

موعود (مرزا قادیانی) کا وقت ہو۔" (خطبہ الہامیہ ص ۲۸۸، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

۱۷۶...... "خدا نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو ان کی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔" (چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

۱۷۷...... "نبی کریم کے معجزات میں سے معجزانہ کلام بھی تھا۔ اسی طرح مجھے وہ کلام دیا گیا۔ جو سب پر غالب ہے۔ اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ کیا اب تم انکار کرو گے۔" (اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

۱۷۸...... انسان عارف۔ "یہ بات بخوبی یاد رکھنی چاہئے کہ انسان عارف پر اسی دنیا میں وہ تمام عجائبات کشفی رنگ میں کھل جاتے ہیں کہ جو ایک محجوب آدمی قصہ کے طور پر قرآن کریم کی ان آیات میں پڑھتا ہے جو معاد کے بارے میں ہیں اور آخرت میں کوئی بھی ایسا امر نہیں۔ جسکی کیفیت اس عالم میں کھل نہ سکے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۱۵۲، ۱۵۳، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۱۷۹...... "آنحضرت ﷺ کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع گدھے کی کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔" (ازالہ اوہام ص ۶۹۱، خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

۱۸۰...... اپنی جماعت کے متعلق۔ "اب رہی اپنی جماعت خدا کا شکر ہے کہ اس نے دمشق کے منارہ پر مسیح کے اترنے کی حقیقت، دجال کی حقیقت ایسے ہی دابۃ الارض کی حقیقت سمجھ لی۔ خدا تعالیٰ نے ان کو معرفت اور بصیرت کے مقام تک پہنچا دیا ہے۔"

(فتاویٰ مسیح موعود ص ۴۸، فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۵۰)

۱۸۱...... حیات النبی پر حملہ۔ "یہ کس قدر لغو حرکت ہے کہ رسول مقبول کی قبر کھودی جائے اور پاک نبی کی ہڈیاں لوگوں کو دکھائی جائیں۔" (ازالہ اوہام ص ۴۷۱، خزائن ج ۳ ص ۴۷۸)

۱۸۲...... جناب کا جسم ہزاروں من مٹی کے نیچے پڑا ہے۔

(الحکم مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء ص ۱۳)

انبیاء صادقین کے اجساد پر مٹی حرام ہے اور وہ حیات ہیں۔

(خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۱۸۱، ۲۸۱)

۱۸۳...... سید الطیبین کی خوراک۔ "آنحضرت ﷺ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ سؤر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔" (الفضل مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

نوٹ: رسالت مآب کی شان اطہر میں مرزا قادیانی نے جو تقابل و ہمسری تفوق و برتری حاصل کرنے کے لئے گستاخانہ اور توہین آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں۔ محتاج تشریح نہیں۔ بقول مرزا:

۱...... سیدالعرب والعجم پہلی رات کے اور مرزا قادیانی چودھویں رات کا چاند ہے۔

۲...... مرزا قادیانی کی فتح آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں بہت بڑی اور زیادہ ہے۔

۳...... مرزا قادیانی کے معجزات کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ کے معجزات مات ہیں۔

۴...... مرزا قادیانی اور امت مرزا پر جن حقائق و معارف کا انکشاف ہوا۔ وہ آنحضرت ﷺ پر بھی نہیں ہوسکا۔

۵...... روضہ نبویؐ میں آنحضرت کی محض ہڈیاں ہی ہیں۔

۶...... آنحضرت ﷺ عیسائیوں کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ اس پنیر میں خنزیر اور سؤر کی چربی پڑتی ہے۔ (العیاذ باللہ) ہذا بہتان عظیم۔

ایمان کے دشمن ہیں جلوے بت کافر کے
فتنے تو ذرا دیکھو ترکیب عناصر کے

مرزائی جماعت کے گستاخ نبوت ہونے پر علامہ اقبالؒ کی شہادت

۱۸۴...... حضرت علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔ ''ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا تھا جب ایک نئی نبوت بانیٔ اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔'' (حرف اقبال ص۱۳۲)

مرزائی امت کے نازیبا کلمات

۱۸۵...... جماعت مرزائیہ کے مفتی اعظم سرور شاہ کا اعلان باطل۔ ''ہمارا عقیدہ ہے کہ دوبارہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہی آئے ہیں۔ اگر محمد رسول اللہ پہلے نبی تھے تو اس بعثت میں بھی نبی ہیں۔ ہم نے مرزا قادیانی کو بحیثیت مرزا نہیں مانا۔ بلکہ اس لئے کہ خدا نے اسے محمد رسول اللہ فرمایا ہے۔ ہم پر اللہ کا بڑا فضل ہے کہ اللہ نے ہمیں محمد رسول اللہ کا چہرہ مبارک دکھایا۔''

(الفضل مورخہ ۲۷؍دسمبر ۱۹۱۴ء)

۱۸۶...... بیان مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی، مدح حضرت مسیح موعود۔

مسیح مجتبیٰ تو ہے محمد مصطفےٰ تو ہے
بیاں ہو شان تیری کیا حبیب کبریا تو ہے
کلیم اللہ بننے کا شرف حاصل ہوا تجھ کو
خدا بولے نہ کیوں تجھ سے کہ محبوب خدا تو ہے
اندھیرا چھا رہا تھا سب اجالا کر دیا جس نے
وہی بدر الدجیٰ تو ہے وہی شمس الضحیٰ تو ہے

(گلدستہ عرفان ص ا)

۱۸۷...... ؎

وہ آفتاب چمکتا تھا جو مدینے میں
ہے جلوہ ریز اب وہ قادیاں کے سینے میں

(اخبار فاروق مورخہ ۲۶ / اپریل ۱۹۴۰ء)

۱۸۸...... "ایک غلطی کے ازالہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے کہ: "محمد رسول اللہ والذین معہ" کے الہام میں رسول اللہ سے مراد میں ہوں اور محمد رسول اللہ خدا نے مجھے کہا ہے۔"

(بیان مولوی غلام رسول راجیکی مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۵ / جولائی ۱۹۱۵ء)

۱۸۹...... "حضرت مسیح موعود کا وجود خاص آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہے۔ حضرت مسیح موعود اور آنحضرت ﷺ آپس میں کوئی مغائرت نہیں رکھتے۔ بلکہ ایک ہی شان ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں۔" (الفضل مورخہ ۱۵ / ستمبر ۱۹۱۵ء)

پہلوئے حور میں لنگور، خدا کی قدرت
زاغ کی چونچ میں انگور خدا کی قدرت

۱۹۰...... قادیانی امت کا قصیدہ در شان مرزا۔

امام اپنا عزیزو اس جہاں میں
غلام احمد ہوا دار الاماں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر ج ۲ نمبر ۴۳، ص ۱۴، مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

۱۹۱...... مرزا قادیانی کی مہر تصدیق: "یہ وہ نظم ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے حضور میں پڑھی گئی اور خوشخط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ پس حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاکم اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا ہے کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوریٔ ایمان کا ثبوت دے۔" (الفضل، مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۴۴ء)

یعنی مرزا قادیانی اپنے مرید سے یہ قصیدہ سن کر بہت خوش ہوا کہ میرے مرید نہ صرف مجھے محمد ہی کہتے ہیں بلکہ محمد عربی سے مجھے شان میں بڑھ کر مانتے ہیں۔ نعوذ باللہ!

خلیفہ محمود قادیانی کا اعلان بغاوت

۱۹۲...... "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔"

(بیان خلیفہ محمود مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

گستاخان رسالت کو ہمارا جواب

محمد کی ہے شان ارفع سبھی سے
ادب سے کرو بات جائے ادب ہے
کہا قاب قوسین جس کو خدا نے
بھلا اس سے بڑھنے کا امکان کب ہے؟

صحابہؓ رسول کی توہین

مریدوں کو دے کر صحابہؓ کا رتبہ
نبوت کا بیڑا اٹھایا غضب ہے

حضرات! مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ غوث، قطب، ولی جتنے بزرگ امت محمدیہ میں گذرے ہیں۔ ان کا ایمان صحابیؓ کے ایمان کے برابر نہیں ہو سکتا اور اس شرف کو نہیں پا سکتے۔ جو

صحابہ عظام نے پایا[1] اور صحابی وہ ہے کہ جو رسول کریم ﷺ کی صحبت میں بیٹھا اور جس نے اپنے دین کے سارے حصوں کو مکمل کر لیا[2]۔ مگر کس قدر یہ بے دینی ہے کہ جو دہریہ طبیعت اور لا مذہب چند افراد امت محمدیہ کو چھوڑ کر قادیانی مذہب میں داخل ہو گئے۔ اب ان کو صحابہ کرام کا خطاب دیا جا رہا ہے۔ بلکہ یہاں تک جسارت کہ مریدان مرزا صحابہؓ رسول سے بڑھ سکتے ہیں۔

بسوخت عقل زحیرت کہ اینچہ بوالعجی است

چنانچہ مرزا قادیانی کا بیان ملاحظہ ہو۔

۱۹۴...... ''جو شخص میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔'' (خطبۃ الہامیہ ص ۲۵۸، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

۱۹۵...... ؎

مبارک وہ جو اب ایمان لایا صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

(درثمین ص ۵۲)

۱۹۶...... بیان خلیفہ محمود: ''حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ وہ ایسا ہے جیسے رسول کریم ﷺ کے صحابہؓ تھے۔'' (الفضل مورخہ ۱۶ر جون ۱۹۴۴ء)

۱۹۷...... ''حقیقت یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے جس مقام پر پہنچے ہیں۔ اس مقام پر آج بھی ہم پہنچ سکتے ہیں۔ بلکہ اگر ہم کوشش کریں تو صحابہؓ سے بھی آگے نکل سکتے ہیں۔'' (خطبہ خلیفہ الفضل مورخہ ۱۶ر جون ۱۹۴۴ء، ص ۴)

حضرت علیؓ مرتضیٰ شیر خدا کی توہین

حضرات! خداوند عالم نے شہیدوں کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ جیسا کہ ''ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء'' اور ''عند ربھم یرزقون'' سے ثابت ہے۔ مگر افسوس کہ مرزا قادیانی سیدنا علی مرتضیٰؓ کی عداوت میں قرآن مجید کی تکذیب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

۱۹۸...... ''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔'' (ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۴۰۰)

---

[1] از مفتی سرور شاہ مرزائی الفضل ۲۷ر دسمبر ۱۹۱۴ء۔

[2] از خلیفہ محمود الفضل مورخہ ۱۶ر جون ۱۹۴۴ء۔

اہل بیتؓ رسول کی توہین

۱۹۹...... بیان مرزا قادیانی کہ: ''انما یرید اللہ الایۃ'' میری اولاد کی شان میں ہے۔ (تذکرہ ص ۶۹۶، طبع ۳)

۲۰۰...... بیان امت مرزا۔ ''خاندان حضرت مسیح موعود کی تطہیر آیت'' وانما یرید اللہ لیذھب '' سے ثابت ہے۔'' (ذریت طیبہ ص ۷)

۲۰۱...... بیان مرزا۔ ''جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا۔ اسی طرح یہ میری بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی۔ اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔''

(تریاق القلوب ص ۶۵، خزائن ج ۱۵ ص ۲۷۵)

۲۰۲...... بیان مرزا۔

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے

(درثمین ص ۴۵)

۲۰۳...... بیان خلیفہ محمود۔ ''اب جو سید کہلاتا ہے۔ اس کی یہ سیادت باطل ہو جائے گی۔ اب وہی سید ہوگا جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اتباع میں داخل ہوگا۔ اب پرانا رشتہ کام نہیں آئے گا۔'' (قول الحق ص ۳۲، از خلیفہ محمود)

یعنی اب سید المرسلین کا رشتہ نعوذ باللہ بیکار ہے۔ اب تو وہی سید ہوگا۔ جو بقول مرزا محمود مرزا قادیانی کی بیعت کرے گا۔ خدا اس بناپتی سیادت سے محفوظ رکھے۔ آمین!

حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؓ کی توہین

۲۰۴...... بیان مرزا۔ ''حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۹، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۳)

افسوس ایک غیر محرم اور وہ بھی دشمن اہل بیت ہو کر حضرت بتول دختر رسول کی شان میں اس قدر گستاخی۔

سیدنا حضرت امام حسینؓ کی توہین

حضرات! جگر گوشۂ سید السادات، راحت سرور کائنات، ابن اسد اللہ، نور سیدۃ النساء، شمع شجاعت، پیکر شہادت، علمبردار حریت، ضیغم اقلیم عزیمت، محی الملت والدین، سیدنا امیر المومنین، حضرت امام حسینؓ کی مرزا قادیانی نے سنت خوارج کے ماتحت جو توہین و تنقیص کی ہے۔ اس کا کچھ نمونہ ذیل میں ہم پیش کرتے ہیں۔ تاکہ اس ظل خوارج گروہ کے ایمان سوز عقائد سے عالم اسلام آگاہ ہو کر محتاط و محفوظ رہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی نہایت فرعونیت سے کہتا ہے۔

۲۰۵...... ''اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے۔ جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ اب میری طرف دوڑو کہ سچا شفیع میں ہوں۔'' (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

۲۰۶......

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

یعنی میری ہر سیر ایک کربلا ہے۔ میرے گریبان میں سو حسین ہے۔

حسینؓ تو ایک ہی تھے۔ جو راہ خداوندی میں شہید ہو گئے۔ البتہ یزید ہزاروں ہیں۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

یک حسینؓ نیست کاں گرو شہید
ورنہ صدہا اند در دنیا یزید

۲۰۷...... ''بعض نادان شیعہ نے جنہوں نے حسین کی پرستش کو اسلام کا مغز سمجھ لیا ہے۔ ہمارے رسالہ (دافع البلاء) کے دیکھنے سے بہت زہر اگلا ہے...... اور یہ اعتراض کیا ہے کہ کیونکر ممکن ہے کہ یہ شخص امام حسین سے افضل ہو...... افسوس یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ قرآن نے تو امام حسین کو رتبہ ابنیت کا بھی نہیں دیا۔ بلکہ نام تک مذکور نہیں۔ ان سے تو زید ہی اچھا رہا۔ جس کا نام قرآن میں موجود ہے...... حق تو یہ ہے کہ ''ماکان محمد ابا احد من رجالکم'' کی آیت نے اس تعلق کو جو امام حسین کو آنحضرتﷺ سے بوجہ پسر دختر ہونے کے تھا۔ نہایت ہی ناچیز کر دیا ہے...... پھر عجیب تر یہ بات ہے کہ حسین کو یہ شرف بھی نصیب نہیں ہوا کہ وہ موت کے بعد آنحضرتﷺ کی قبر کے قریب دفن کیا جاتا...... لیکن میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام

رسول پاک نے نبی اور رسول رکھا ہے..... اب سوچنے کے لائق ہے کہ امام حسین کو اس سے (یعنی مجھ سے) کیا نسبت ہے۔ یہ اور بات ہے کہ سنی یا شیعہ مجھ کو گالیاں دیں۔ یا میرا نام کذاب و دجال بے ایمان رکھیں۱۔ (نزول المسیح ص ۴۴ تا ۴۸، خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۳، ۴۲۷)

"قال رسول الله حسین منی وانا من حسین" "حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ (ترمذی)" قال رسول الله للحسن والحسین هذا ان ابنائی " حسن و حسین دونوں میرے بیٹے ہیں۔ (ترمذی شریف)

۲۰۸..... "مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔ مگر تمہارا حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔ اب تک تم روتے ہو۔" (اعجاز احمدی ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

"تم نے اس کشتہ سے نجات چاہی کہ جو نومیدی سے مر گیا۔ پس تم کو خدا نے ہر ایک مراد سے نومید کیا۔ میں خدا کا کشتہ ہوں۔ لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا ہوا اور ظاہر ہے۔" (اعجاز احمدی ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

یزید کی تعریف

۲۰۹..... "اصل بات یہ ہے کہ سب سے زیادہ بدنام یزید ہے۔ اگر اس کی شراکت سے امام حسینؓ کی شہادت ہوئی تو برا کیا۔ لیکن آج کل کے شیعہ بھی مل کر وہ دینی کام نہیں کر سکتے۔ جو اس نے کیا۔" (ملفوظات احمد ص ۳۲۵)

نوٹ: مرزائیو! دیکھا تمہارا خانہ ساز نبی ابن رسول، شہید کربلا کو نومیدی کا کشتہ، دشمنوں کا کشتہ قرار دے رہا ہے اور خود کو خدا کا کشتہ کہہ رہا ہے اور پھر یزید پلید کی کس قدر تعریف مدح کر رہا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ آخر" قادیان بھی ظل دمشق ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۶۷، خزائن ج ۳ ص ۱۳۶)

ہاں ذرا اپنے ممدوح یزید کی دینی خدمات کی فہرست تو پیش کرو۔ افسوس!

بریں دین و ایماں بباید گریست

خدا ہدایت دے۔ آمین!

---

۱ شیعہ سنی نے نہیں بلکہ مخبر صادق علیہ السلام نے ہی تمہارا نام کذاب دجال رکھا ہے۔ دیکھو مسلم، ابوداؤد، مشکوٰۃ کتاب الفتن۔